صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 18 اکتوبر 2018ء بمطابق 08 صفر المظفر 1440 ہجری صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَيَانَ O اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ O وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ O اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ O وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ O وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ O فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔اِس قرآن کی تعلیم دی ہے۔اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔اور اسے بولنا سکھایا۔سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: درخواست یہ ہے To all the honourable Members, when we have decided کہ ہم دس بجے اجلاس شروع کریں گے تو دس کا مطلب دس بجے ہے، میں ٹھیک دس بجے موجود تھا، یہ دس بارہ منٹ جو میں لیٹ آیا یہاں پر، تو میں چیک کر رہا تھا کہ کتنے ممبرز آچکے ہیں؟ تو جب مجھے بتایا گیا کہ 37 ہو گئے ہیں Of both the sides تو تب میں Enter ہوا، آئندہ میں ٹھیک دس بجے آکے بیٹھ جاؤں گا۔ دوسرا فنانس منسٹر شاید ابھی نہیں پہنچے تو I request the Law Minister کہ وہ Notes لیں کیونکہ Today is the first day of debate on Budget, so کافی لوگوں نے اپنے نام دیئے ہیں لیکن وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد و ضوابط و طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدے 142 کے ذیلی قاعدے (3) کے تحت جو ٹائم ہم نے مقرر کیا ہے For the debate، تو وہ اپوزیشن لیڈر کیلئے بیس منٹ، وزراء صاحبان کیلئے پندرہ منٹ، پارلیمانی لیڈرز کیلئے پندرہ منٹ اور ممبران صاحبان کیلئے پانچ منٹ، تو کوشش کریں کہ Within the time complete کرنے کی کوشش کریں۔ معزز ممبران اسمبلی! یہ صوبائی اسمبلی تمام صوبے کے عوام کی نمائندہ اور مقدس مقام کا درجہ رکھتی ہے، اسلئے آپ سب سے امید کرتا ہوں کہ اس مقدس ایوان کے وقار میں اضافہ کرنے کیلئے بامقصد بحث میں حصہ لیں اور اسمبلی کے مروجہ قواعد و ضوابط کے تحت اس ایوان کی کارروائی کو آگے بڑھائیں اور کسی بھی بدمزگی والی بات سے اجتناب کریں۔ بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپوزیشن لیڈر جناب اکرم خان درانی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ڈیبیٹ کو اوپن کریں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! یہ بڑا معزز ایوان ہے اور یہاں پر ہم گپ شپ کیلئے نہیں آتے، ایک بہت سنجیدہ مسئلہ ہے بجٹ کا، نہ آپ کا قائد ایوان حاضر ہے یہاں پر اور نہ آپ کا فنانس منسٹر ہے، تو اگر آپ لوگ خود اس اسمبلی کو وقار نہیں دیتے ہیں، آپ اس کو عزت نہیں دیتے ہیں، ابھی محض اپوزیشن لیڈر جو کہ دو کرسیاں ہیں اس ایوان میں، ایک ہے قائد ایوان کی اور ایک ہے اپوزیشن لیڈر کی، یہاں پر آپ کا کوئی سیکرٹری بھی مجھے نظر نہیں آرہا ہے، تو لہذا ہم باہر جاتے ہیں، جب آپ کا ہال پورا ہو جاتا ہے تو واپس آجاتے ہیں اور اس طرح کی گپ شپ میری موجودگی میں نہیں ہونی چاہیئے، آپ کو میرا انداز بھی معلوم ہے، آپ میرے ساتھ As a Provincial Assembly Member بھی رہے ہیں، میں نے خود بھی بڑے ادب کے ساتھ عرصہ گزارا ہے اور نہ خود میرا یہ لیول

ہے کہ یہاں پر نہ کوئی سیکرٹری ہو، نہ چیف منسٹر ہو، نہ آپ کا فنانس منسٹر ہو اور نہ آپ کے سیکرٹری ہو اور میں اتنا فارغ آدمی بھی نہیں ہوں کہ میں یہاں پر بولتا رہوں۔

(اس مرحلہ حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: ایک تو سیکرٹریٹ سٹاف نوٹ کریں کہ جس ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری نہیں ہے، ایک لسٹ تیار کریں اور آج کے بعد اگر کسی بھی اجلاس میں سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری کے لیول کا نمائندہ کسی ڈیپارٹمنٹ کا موجود نہیں ہوگا تو ہم پھر اسے اسمبلی میں طلب کریں گے اور گورنمنٹ کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنا ایک Chief Whip مقرر کریں جس کی Responsibility ہو کہ وہ Ensure کرائیں کہ تمام ممبران ہاؤس میں تشریف لائیں۔ چونکہ یہ Very important debate ہے On the budget تو Cabinet members and all the MPAs on both sides, this is the affirm responsibility to attend the session, otherwise یہ بڑا مشکل ہو جاتا ہے اور جو درانی صاحب نے بات کی ہے، میں بالکل اس سے Agree کرتا ہوں، ڈیپارٹمنٹس کے لوگ یہاں پر موجود ہی نہیں ہیں اور Almost گیلریز میں بالکل مجھے نظر نہیں آ رہا ہے۔ Agriculture Secretary is absent, Auqaf Religious Minority Affairs, Communication & Works, Excise & Taxation, Energy & Power, Elementary & Secondary Education, Forestry, Environment and Wildlife, Health, Higher Education, Home & Tribal affairs, Housing, Industries, Commerce & Technical Education, Information کے موجود ہیں، Inter Provincial Coordination, Labour, Law & Parliamentary Affairs and Human Rights, Local Government, Elections & Rural Development, Mines & Mineral Development, Public Health Engineering, Population Welfare, Police Department, Relief, Rehabilitation & Settlement, Revenue, Science & Technology and IT, Sports, Culture and Tourism Affairs, Transport, Zakat and Ushr, these officers of these departments are absent from the House اور یہ بالکل قابل برداشت نہیں ہوگا، کمیٹی بنی ہوئی ہے شاید، جو رولز آف بزنس میں امنڈمنٹس کر رہی ہے، چونکہ Normally یہ ایس اوز کو بھی بھیج دیتے ہیں، تو رولز آف بزنس میں ہم امنڈمنٹ کریں گے کہ ایڈیشنل سیکرٹری سے کم لیول کا بندہ اسمبلی میں نہیں آ سکے گا، نہ ڈائریکٹر کوئی آئے گا، نہ ان سے نیچے کوئی آئے گا، ان کی سپورٹ کیلئے آئے تو آئے لیکن ایڈیشنل سیکرٹری سے کم کوئی نہیں ہوگا، جو اس ایوان میں ہو گا۔ میں چیف سیکرٹری صاحب کو ڈائریکشن دیتا ہوں اور یہاں سے اسے Contact کریں، سیکرٹریٹ سے

کہ تمام ڈیپارٹمنٹس کے سیکرٹریز کو اگلے دس منٹ میں یہاں پر حاضر کریں۔ عاطف خان صاحب! حسب سابق اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے اکبر ایوب صاحب کو بھی ساتھ لے جائیں اور اپوزیشن کو لے کے آئیں۔ جی لاء منسٹر!

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: جناب سپیکر! شکریہ۔ سر! لیڈر آف دی اپوزیشن نے جو ایشو اٹھایا ہے اور واک آؤٹ بھی اپوزیشن کے ممبرز نے کیا ہے تو میرے خیال میں سر! دو الگ الگ ایشوز ہیں یہاں پر جو انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کئے ہیں، ایک انہوں نے جو سیکرٹریز صاحبان ہیں، جو ابھی اسمبلی میں موجود نہیں ہیں اور جس طرح آپ نے نشاندہی بھی کی ہے کہ جو سیکرٹریز اس وقت In attendance نہیں ہیں اسمبلی میں، تو یہی تو میں Suggest کرنے والا تھا، آپ نے کر دیا ہے سر! کہ چیف سیکرٹری سے فوراً رابطہ کر لیا جائے اور فوراً سیکرٹریز صاحبان یا ایڈیشنل سیکرٹری کم از کم اسمبلی میں ان کو حاضر ہونا چاہیئے۔ سر! جو دوسرا اس کا Aspect ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس اگر نہیں ہے یا فنانس منسٹر نہیں ہے تو جناب سپیکر! اس وقت جو کیبنٹ ممبرز ہیں، وہ اس وقت ہاؤس میں کافی موجود ہیں اور چونکہ قانون اور رولز سر! یہ حکومت، کیبنٹ کی Collective responsibility ہوتی ہے تو کوئی بھی اگر کیبنٹ کا ممبر موجود ہوتا ہے تو کیبنٹ کی طرف سے رولز اور قانون کے مطابق وہ جواب بھی دے سکتا ہے، جو لیڈرز ہیں، جو اپوزیشن ممبرز ہیں، ان کی جو تقاریر ہوں گی، ان کے پوائنٹس بھی ہم لے رہے ہیں، یہاں پر اور ان شاء اللہ جو بھی Points raise ہوں گے تو وہ نوٹ بھی ہوں گے اور ان کا جواب بھی دیا جائے گا۔ مسٹر سپیکر! سیکرٹریز کی حد تک تو یہ بات درست ہے کہ ان کو بھی حاضر ہونا چاہیئے لیکن جہاں تک لیڈر آف دی ہاؤس کی بات ہے تو ضرور بالکل ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے جناب سپیکر! کہ موجودہ جو لیڈر آف دی ہاؤس ہے، تو وہ جتنی بھی پچھلی Assemblies ہیں، ان سے زیادہ لیڈر آف دی ہاؤس اس ہاؤس میں ان شاء اللہ موجود ہوں گے کیونکہ اس ہاؤس کا ایک وقار ہے اور اس کا ایک ڈیکورم ہے، Dignity ہے تو حکومت ہر وقت اس کے وقار اور Dignity کو ان شاء اللہ برقرار رکھے گی لیکن سینیئر منسٹر صاحب موجود ہیں اور منسٹرز موجود ہیں، تو میرے خیال میں Sir! Collective responsibility ہے کیبنٹ کی، تو لیڈر آف دی اپوزیشن اور اپوزیشن ممبرز سے بھی یہی ریکویسٹ ہو گی آپ کے توسط سے کہ چونکہ سر! یہاں پر بہت سے کیبنٹ ممبرز موجود ہیں تو اس پوائنٹ کو وہ Agitate further نہ کریں۔ سیکرٹریز کے لیول تک میں اور گورنمنٹ بھی Fully اس بات کو سپورٹ کرتی ہے کہ ان کو فوراً یہاں پر حاضر ہونا چاہیئے اور

آپ رولنگ دیں تاکہ فیوچر میں، کل پرسوں جب بھی اسمبلی ہو گی، ان پر آپ Stricture پاس کرائیں تاکہ اس کے بعد اس طرح کی سیچوئیشن ہمیں نہ دیکھنی پڑے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو لاء منسٹر صاحب، بالکل I agree with your statement کہ لیڈر آف دی ہاؤس کا ہونا یا نہ ہونا اتنا Matter نہیں کرتا When the cabinet members are mostly here، صرف درانی صاحب کا سب سے جو Valid point ہے، وہ یہ ہے کہ سیکرٹریز اتنے زیادہ، تین چار ڈیپارٹمنٹس کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی میں دیکھ لوں گا کہ کس لیول کے ہیں But یہ بالکل Acceptable نہیں ہو گا اور اگر Secretaries will put me in embarrassing position here, I will put them in embarrassing position، تو ایسا نہیں چلے گا Because they are the government بلکہ پبلک سرونٹس اور یہاں عوام کی بات ہو رہی ہے تو ان کو یہاں پر موجود ہونا ہو گا ہر حال میں اور جو یہاں پر موجود نہیں ہو گا، ہم رولز کے تحت دیکھتے ہیں جو بھی ان کے خلاف ایکشن ہو گا، ہم یہاں پر ان کے خلاف وہ ایکشن کریں گے So ابھی ہمارا سٹاف چیف سیکرٹری صاحب سے رابطہ کرنے گیا ہوا ہے کہ As soon as possible ان سیکرٹریز کو یا ان کے ایڈیشنل سیکرٹری لیول تک کے لوگوں کو فوری طور پر یہاں پر Present کرائیں In the House۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آ گئے)

<u>جناب سپیکر:</u> جی محمود جان صاحب!

<u>جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر):</u> تھینک یو سپیکر صاحب۔ صحافیوں نے بھی سر! واک آؤٹ کیا ہے اور ان کے کچھ Observations ہیں کہ دو دن پہلے ان کا کوئی ساتھی ہری پور میں شہید کیا گیا ہے جی اور دوسرا یہ کہ تین چار دن پہلے یہاں پہ PK-78 کے الیکشن کے بعد ان کے ساتھ، ان کے کیمرہ مین کے ساتھ اور Media Persons کے ساتھ کچھ بدتمیزی وغیرہ ہوئی ہے تو اس پر انہوں نے واک آؤٹ کیا ہے، میری طرف سے آپ سے ریکویسٹ ہے سر! کہ ان کیلئے کچھ لوگوں کو بھیجیں کہ ان کو منائیں، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ اور ساتھ کریم خان صاحب کو لے جائیں اور ان کو ہاؤس میں واپس لے کے آئیں۔ جی عاطف خان صاحب!

جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (کھیل و سیاحت)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! اپوزیشن لیڈر صاحب نے جو باتیں کی ہیں، ہم Agree کرتے ہیں اس سے، واقعی ہونا چاہیئے، فنانس منسٹر صاحب آ گئے ہیں، تھوڑے سے لیٹ ہو گئے تھے، چیف منسٹر صاحب کی سٹاف سے بھی بات ہو گئی ہے، ان کی تھوڑی سی طبیعت خراب ہے تو وہ کہہ رہے تھے کہ وہ وہاں ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے ہوئے ہیں تو اس وجہ سے نہیں آ سکے۔ فنانس منسٹر صاحب آ گئے ہیں، چیف سیکرٹری صاحب سے بات ہو گئی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ میں سیکرٹریز ساروں کو بھیج دیتا ہوں، I will take care of it کہ آئندہ سیکرٹریز یہاں پر موجود ہوں گے تو اس وجہ سے ہم نے ریکویسٹ کی اپوزیشن لیڈر صاحب سے کہ وہ آ جائیں آج کیلئے اور پھر باقی ان شاء اللہ تعالیٰ I will take care of it۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ان شاء اللہ آئندہ نہیں ہو گا۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جرنلسٹس تشریف لے آئیں تو پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں، وہ جرنلسٹس آ جائیں۔

جناب عنایت اللہ: صبح انہوں نے جلدی میں مجھے ریکویسٹ کی کہ آپ ہمارا مسئلہ بھی اٹھائیں۔ رات ہماری اپوزیشن پارٹیوں کا اجلاس ہوا تھا تو اس میں یہ Decision ہوا تھا کہ جس صحافی کی شہادت ہوئی ہے، اس پر ہمارے مسلم لیگ نون کے پارلیمانی لیڈر سردار یوسف صاحب بھی چونکہ ان کا تعلق ہزارہ سے ہے اور صحافی کی شہادت بھی ہزارہ ریجن میں ہوئی ہے تو وہ اس پر بات کریں گے لیکن وہ نہیں پہنچ سکیں گے، تو میں ان کے Behalf پر اور اپوزیشن کے Behalf پر اس کی مذمت بھی کرتا ہوں اور آپ سے مطالبہ کرتا ہوں، حکومت سے آپ کے Through مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کی انوسٹی گیشن کی جائے، اس کی انکوائری کی جائے اور یہ صحافیوں کے اوپر جو تشدد ہے، صحافیوں کا اغواء اور ان کے اوپر تشدد اور صحافیوں کا قتل اب پوری دنیا کے اندر ہے اور یہ ایک ایسا Phenomena بنتا جا رہا ہے، آج کل آپ نے انٹرنیشنل میڈیا کو Observe کیا ہو گا کہ سعودی گورنمنٹ اور 'ویسٹرن' ورلڈ کے درمیان ایک صحافی کی Disappearance کا بہت بڑا ایشو ہے اور ایک ڈپلومیٹک ڈیڈلاک ہے اور بہت بڑے Extreme پر پہنچ گئے ہیں، تو اسلئے ہمیں صحافیوں کے تحفظ کیلئے اقدامات اٹھانے چاہیئں اور جس صحافی کو شہید کیا گیا ہے،

اس کو کچھ Compensationاور ساتھ ہی اس صحافی کی شہادت کی انوسٹی گیشن ہونی چاہیئے۔ Thank you very much۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب اکبر ایوب صاحب!

<u>جناب اکبر ایوب (وزیر مواصلات و تعمیرات):</u> جی شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے ہری پور کے ارشد ایوب خان صاحب کے حلقے سے سہیل خان کا تعلق تھا، ہمارا قریبی دوست بھی تھا، ہم سب کو بہت افسوس ہے اس حادثے پہ لیکن یہ فیملی کے اندر کا کوئی جھگڑا تھا جس کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا، تو میں ایوان سے ریکویسٹ کروں گا کہ ان کیلئے اگر فاتحہ بھی کر لیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جرنلسٹس آ جائیں، اس کے بعد کچھ بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کر کے پریس گیلری میں آ گئے)

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکبر ایوب صاحب! اکبر ایوب صاحب! اکبر ایوب صاحب! آپ جو بات کرنا چاہتے تھے، اب کر لیں، جو بات کرنا چاہتے تھے ابھی کر لیں۔

<u>وزیر مواصلات و تعمیرات:</u> جی جی، ہمارے جرنلسٹس بھائی بھی آ گئے ہیں۔ سپیکر صاحب! جس طرح میں پہلے کہہ رہا تھا کہ سہیل خان ایک بہت ہی نڈر قسم کا صحافی تھا اور ہمارا دوست بھی تھا، خاندانی کسی جھگڑے کی وجہ سے، پولیس انوسٹی گیشن کر رہی ہے، کل ارشد ایوب صاحب نے ان کے جنازے پر بھی حاضری دی ہے اور ہم نے بھی پولیس سے رابطہ کیا ہے اور ان شاء اللہ اس کی انوسٹی گیشن میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہو گی۔ تمام ایوان سے میں التجاء کرتا ہوں کہ ان کیلئے دعا کر لیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں آئی جی پی صاحب کو ہدایت کرتا ہوں کہ کل صبح تک ہمیں Latest report دیں، اس کیس میں جو بھی ہوا ہے۔ عطاء الرحمان صاحب! دعا کوئی کرا دے، لطف اللہ صاحب!

(اس مرحلہ صحافی سہیل خان (مرحوم) کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب اکرم خان درانی صاحب! اپوزیشن لیڈر۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! اس وقت بھی جب میں اٹھا تو میں نے اس ایوان کے وقار کی بات کی، عزت کیلئے بات کی اور یہاں پر جتنے بھی ہم موجود ہیں، یہ عزت اور وقار، آپ سربراہ ہیں اس ایوان کے، ہاؤس کے اور باقی ہم جو ہیں یا اوپر جو ہمارے سیکرٹریز بیٹھے ہیں، یہ سارے حسن ہیں اس ایوان کے، اگر ہم خود اس ایوان کو عزت نہیں دیتے تو

پھر ہماری اپنی عزت نہیں ہو گی اور جب ہماری اپنی عزت نہیں ہو گی تو لوگوں کو جو باہر ہیں، ان کی نظر میں ہم اس نظر میں نہیں آئیں گے۔ آپ کو معلوم ہے جب بجٹ سیشن ہوتا تھا اور میں موجود ہوتا تھا تو یہاں پر چیف سیکرٹری بھی بیٹھا ہوا ہوتا تھا اور آئی جی بھی موجود ہوتا تھا، یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ جب میں سی ایم تھا اور بجٹ کا پہلا اجلاس ہوتا اور اس میں چیف سیکرٹری اور آئی جی نہ ہوتے اور ان کیلئے بھی بہت ضروری تھا کیونکہ اس صوبے میں یہ دونوں عہدے جو ہیں چیف منسٹر کے بعد بڑے ذمہ دار عہدے ہیں۔ کل میں تھا ہی نہیں پرسوں کہ یہ روایات برقرار ہیں یا نہیں ہیں لیکن ہم اس صوبے کی روایات کو زندہ اور پائندہ رکھنا چاہتے ہیں اپنی آئندہ نسلوں کیلئے کم از کم، میرے اس ایوان میں جتنے بھی معزز ممبران آئے ہیں، وہ بڑی محنت، ہمت، اپنی خاندانی اور اپنی پارٹیوں کی نسبت پہ آئے ہیں، اگر بیوروکریسی یہاں پہ ہمیں وہ عزت نہ دے جو ہمارا حق بنتا ہے، تو ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجتی ہیں۔ ابھی بھی میں دیکھ رہا ہوں، میرے تو کچھ سینیئرز تھے، ابھی جونیئر بھی سیکرٹری بنے ہیں لیکن میں ابھی بھی فنانس کا کوئی سینیئر آدمی وہاں پر نہیں دیکھ رہا ہوں، تو بڑے ادب کے ساتھ آئندہ سیشن کیلئے اور ایسے موقعوں کیلئے ہم چاہیں گے کہ ہم ان کو عزت دیں اور وہ ہمیں دیں، وہ آپ کو عزت دیں اور ہم آپ کو عزت دیں اور اس اسمبلی کو ہم بڑی خوش اسلوبی سے چلائیں۔ میری ایک بار پھر آپ سے درخواست ہو گی کہ ہم نے اندر بھی بات کی کہ اگر دس بجے ہمارے کچھ لوگ آتے ہیں یا گاؤں سے یا وہاں پر حیات آباد سے اور نہیں پہنچتے تو پھر سیشن گیارہ بجے رکھیں لیکن گیارہ بجے پر پھر ہم سب کو موجود ہونا چاہیئے کہ اہمیت ہو اس کی کہ جہاں پر ہم آئے ہیں، اس کی اہمیت ہونی چاہیئے، باقی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 19-2018 پر عمومی بحث

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب! بجٹ تخمینہ ہوتا ہے محصولات کا اور اخراجات کا، بہترین بجٹ وہ ہوتا ہے جو متوازن یا سرپلس ہو لیکن بدقسمتی سے یہاں پر جو بھی بجٹ پیش ہوتا ہے، وہ خسارے کا بجٹ ہوتا ہے اور اس کو ہم دکھاتے ہیں سرپلس بجٹ، اس ایوان میں ایک تو یہ ہونا چاہیئے کہ جو بات ہم کرتے ہیں، وہ سچ کر لیں، چونکہ اس ایوان میں اگر کوئی منسٹر بھی کسی سوال پہ ایشورنس دلاتا ہے تو اس پہ عمل ہونا چاہیئے اور چونکہ منسٹر بہت بڑا ذمہ دار آدمی ہوتا ہے، وہ یہاں پر وہ بات کر لیں جو قابل عمل بھی ہو اور سچ بھی ہو، چیف منسٹر بھی ہو اور اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی تنقید بھی ہو یا اس میں اصلاح کی بات ہو، وہ بھی حقائق پر مبنی ہو، کوئی ایسی بات نہ ہو جو حقائق سے دور ہو اور محض یہاں پر اس کو نیچا دکھانے کیلئے ہو۔

جناب سپیکر! اس سال کا بجٹ بھی Deficit Budget ہے اور میں خود نہیں کہہ رہا ہوں، میں جو کچھ کہوں گا، یہ میں آپ کے وائٹ پیپر کو پڑھ کر پھر ایک ایک چیز کی ان شاء اللہ نشاندہی کروں گا لیکن یہاں پر پھر بھی اس کو سرپلس دکھا کر یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ ہم نے اپنے ماہرین سے بڑا خوبصورت بجٹ بنایا ہے اور ہم خود بھی ماہر ہیں۔ پچھلے سال 18-2017 کا بجٹ بھی پی ٹی آئی حکومت نے بنایا تھا جو حقیقت میں Deficit یعنی خسارے کا بجٹ تھا لیکن پی ٹی آئی حکومت نے اس کو بھی متوازن پیش کیا تھا اور اس کا خسارہ بھی تقریباً 17 ارب روپے تھا جس کا ثبوت کچھ یوں ہے:- Budget Estimates 2017-18, 603 ارب روپے، Revised Budget Estimates 2017-18, 546 ارب روپے، ابھی آ گیا فرق 57 ارب کا، یہ آپ کے وائٹ پیپر کے پیج تین پر موجود ہے، مطلب حکومت نے محصولات کا غلط تخمینہ لگا کر بجٹ کو بڑھا کر پیش کیا جو کہ آخر میں حکومت کو اصل محصولات میں 603 بلین سے کم ہو کر اپنے اخراجات کو 546 بلین روپے پر مختص کیا اور اس طرح مختص شدہ فنڈز 57 بلین روپے خسارے کے ساتھ خرچ کرنا پڑے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ترقیاتی کاموں پر اثر پڑا اور ٹھیکیدار فاقہ کشی پر مجبور ہوئے، 57 ارب کی کمی، اگر ایک کنٹریکٹ آپ دے دیں اور وہاں پر اس کو پیسے نہیں مل رہے تو اس کے ایک تو ریٹس بھی بڑھ رہے ہیں، آپ Escalation بھی دیں گے اور وہاں پر اس سے جو تکلیف عوام کو پہنچتی ہے، ایک سڑک آپ شروع کرتے ہیں اور جب اس کے گرد و غبار سے لوگ گاؤں میں جاتے ہیں تو تنگ آ جاتے ہیں اور پھر طنز، میرے اس معزز ایوان کے جو ممبران ہیں، ان کے کپڑے پہ ضرور وہ رنگ آ جاتا ہے، چونکہ لوگ ناراض ہوتے ہیں ان ممبران اسمبلی سے اور ان کا کوئی قصور نہیں ہوتا، قصور ہوتا ہے یا پلاننگ کا اور یا وہاں پر آپ کے سی اینڈ ڈبلیو یا دوسرے جتنے بھی ایری گیشن کے ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کے اہلکاروں کا۔ جناب سپیکر صاحب! رواں سال 19-2018 کا بجٹ بھی سرپلس نہیں بلکہ 60 بلین روپے خسارے کا بجٹ ہے، یہ میری بات آج آپ نوٹ کر لیں، سال کے آخر میں آپ جب ضمنی بجٹ لائیں گے اور آپ دوسرے سال کا وائٹ پیپر شائع کریں گے تو شاید میرے یہ الفاظ جو 60 بلین کا خسارہ آج میں آپ کو بتا رہا ہوں، شاید یہ آپ کو خود نظر آ جائے۔ جناب سپیکر صاحب! افسوس کی بات یہ ہے کہ پچھلے سال کے بجٹ میں جو محصولات کی کمی کا ذمہ دار یہ حکومت وفاقی حکومت کو ٹھہراتی تھی، ٹھہراتی ہے جو سراسر زیادتی ہے، اگر Annual Budget Estimates page 3 پر آپ دیکھیں تو وفاق سے محصولات صوبائی حکومت کے تخمینے سے آٹھ ارب روپے زیادہ آئے ہیں، یعنی 470 ارب کی بجائے 478 ارب روپے آپ

کو ملے ہیں جو کہ آٹھ ارب روپے آپ کو زیادہ ملے ہیں، البتہ صوبائی حکومت کے اپنے وسائل کے تخمینے غلط تھے جن کی وجہ سے اس بجٹ کو 57 ارب روپے کا خسارہ سامنے آیا۔ جناب سپیکر صاحب! رواں سال کے بجٹ میں بھی حکومت نے اپنے محصولات کے غلط تخمینے لگائے ہیں جس کی وجہ سے سال 2018-19 کے آخر میں پیش کردہ بجٹ 60 ارب روپے خسارے کا بجٹ ہوگا نہ کہ سرپلس، جس کی تفصیل یوں ہے:

Straight Transfers جس میں دو بلین، Provincial Own Receipts (Tax), 3 billion, Provincial Own Receipts (Non tax) 3 Billion, Borrowing Loan جو ابھی تک آپ کو ملا نہیں ہے، آپ کو اندازہ ہے، آپ نے پانچ ارب روپے اپنے بجٹ میں پیش کئے ہیں، عمران خان کی کل اے پی این ایس کے لوگوں سے جو ملاقات ہوئی ہے پرسوں، تو ہم نے یہ خبر سنی کہ آئی ایم ایف میں جارہے ہیں اور آج کے اخبارات تاثر دے رہے ہیں کہ ہم نہیں جارہے ہیں، اگر ہم نہیں جارہے ہیں، اس کے کہنے کی ضرورت کیا تھی جو کہ چودہ روپے ڈالر میں اضافہ ہوا اس خبر سے اور ساڑھے پانچ بلین Crash ہوا ہمارا فارن ایکسچینج اور آج خبر آرہی ہے کہ جارہے ہیں، نہیں جارہے ہیں، اگر جارہے ہیں تو کھل کے بات کرو، جاؤ، اگر نہیں جارہے ہیں، اور جب ہم خود کہہ رہے ہیں کہ خزانہ خالی ہے، ہمارے پاس تین مہینے کا تیل بھی نہیں ہے تو اس کے اثرات ضرور ڈالر پہ بھی پڑیں گے، مہنگائی بھی آئے گی، تو یہ پانچ بلین کا جو Borrowing loan ہے، Foreign Projects Assistance، اس کیلئے تین بلین ہے، اس میں کیش بیلنس میں سترہ بلین، اس کو آپ ملا کے سات بلین بنتے ہیں۔ Page number three of whitepaper, Budget Estimates 2018-19, Development Receipts رکھے تھے 82 بلین، ہمیں Revised Estimates میں Receipts ہیں 40 بلین، 82 تھا 40 ہو گئے، آدھا فرق آیا، ابھی رکھے ہیں 71 بلین، اگر پہلے آئے ہیں 40 تو ابھی موجودہ ہمیں خدشہ ہے کہ اس میں 35 بلین ہوگا۔ Capital Receipts 25 billion اور Receipts ہیں 15 بلین، 10 کم ہیں۔ ابھی پانچ اعشاریہ دو بلین اور یہاں پر ہم یہی کہیں گے کہ پانچ ہوگا۔ Financing from Cash 24 billion, receipt میں آگئے 12 بلین، ابھی رکھے ہیں 30 بلین تو اس میں 20 بلین کی کمی کا اندیشہ ہے اور میں نے جو ٹوٹل کیا ہے، وہ ہے 60 بلین خسارہ۔ اگر پچھلے سال کی طرح اوپر محصولاتی تخمینہ جات میں پچاس فیصد کمی واقع ہوئی تو Budget deficit یقینی طور پر 60 ارب روپے کا ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب! موجودہ حکومت نے پچھلی حکومت کی کارکردگی کو بجٹ تقریر کا حصہ بنایا، ہاں، ہم مانتے ہیں کہ پچھلی حکومت نے کچھ اقدامات ضرور اٹھائے ہوں گے لیکن اس کا

اصل چہرہ تب نظر آئے گا جب اس کی کارکردگی کی تھرڈ پارٹی سے ہم جانچ پڑتال کریں گے۔ (تالیاں) حکومت ہیلتھ کارڈ، تمام سول کیسز کو ایک سال کے اندر نمٹانے، بلین ٹری سونامی کی تکمیل کو اپنے پانچ سالوں کی کارکردگی پیش کرتے ہوئے بلین ٹری سونامی پروگرام میں یہ لوگ خودرو جڑی بوٹیوں کو بھی شامل کر رہے ہیں جس کے کچھ ثبوت بھی مختلف جگہوں پر موجود ہیں۔ (تالیاں) سول کیسز کے حل کے پیچھے لوگ اب بھی سرگرداں پھرتے ہیں، ہیلتھ کارڈ کا بہت سارے غریب لوگوں کو پتہ تک نہیں، لہذاان پروگراموں کی تھرڈ پارٹی سے جانچ پڑتال کی جائے اور حقیقت کو پارلیمان کے سامنے پیش کیا جائے جو کہ اس ایوان کے ممبران کا حق ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! ترقیاتی بجٹ سال 2018-19 کا 180 ارب روپے کا ہے، اس میں 71 ارب روپے Foreign Aid بھی شامل ہے، اگر جائزہ لیا جائے تو 2013-14 میں 118 بلین کا تھا ٹوٹل Total revised، پچھلے پانچ سالوں میں پی ٹی آئی حکومت نے کوئی خاص کام نہیں کیا اور اپنے ترقیاتی پروگرام کو بھی جاری نہ رکھ سکے اور ترقیاتی بجٹ کو Revised Estimates کے مطابق صرف تیس فیصد اضافہ کیا، بیچ میں بی آر ٹی اور بلین ٹری سونامی جیسے پراجیکٹس کیلئے اربوں روپے بھی شامل ہیں۔ ابھی اگر آپ پانچ سال میں تیس فیصد اضافہ کریں گے تو یہ پانچ سالوں پہ تقسیم کرکے چھ فیصد سالانہ آیا اور اگر آپ مہنگائی کو اس میں حساب کریں گے تو مجھے کوئی بھی یہاں پر باور نہیں کرا سکے گا کہ واقعی اس میں اضافہ ہوا ہے بلکہ میں تو کمی کو تشبیہ دوں گا، چونکہ جو ریٹس بڑھ گئے ہیں، وہ آپ کے چھ فیصد اضافے سے کچھ بھی آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ جناب سپیکر صاحب! ہم نے خود بھی پانچ سال حکومت کی ہے، پی ٹی آئی حکومت کا ایک خوبصورت نعرہ تھا اور وہ یہ تھا کہ ہم ایجوکیشن میں Uniformity لائیں گے، ٹاٹ کا سکول اور ٹاپ کا سکول، اس کو ہم ایک کریں گے، میں شاید خود اس کے ساتھ اپنی حکومت میں اس کا قائل نہیں تھا، کوشش کر رہا تھا کہ ٹاٹ کے سکولوں کو بھی وہ حیثیت دے دیں، کوشش کی ہے لیکن میں نے ایسے سکولز بھی بنائے جو نشتر صاحب اور قیوم خان کے بعد اس صوبے میں چند سکولز نظر آ گئے جن میں اکرم خان درانی کالج ہے، جن میں مفتی محمود سکول ہے، جن میں ہم نے فضل علی صاحب کے نام پہ صوابی میں قائم کیا تھا، ایک نوشہرہ میں کیا تھا، ایک ملاکنڈ میں کیا تھا اور یہ اسلئے کیا تھا کہ جن لوگوں کے وسائل ہیں، ان میں تو کم از کم بچے اچھے نکلیں لیکن یہاں پر اس حکومت نے پچھلے سال اور آج بھی عمران خان کی سپیچ یہ ہے لیکن یہاں پر بجٹ میں جب میں نے دیکھا تو بجٹ میں میں نے وہ چیز اس انداز سے نہیں دیکھی، اے ڈی پی میں ایک پرائمری

سکول ہے پورے صوبے میں جس میں ٹیچر یا سٹوڈنٹ کیلئے ہاسٹل بھی بنایا ہے رہائش کیلئے جس کا اے ڈی پی نمبر ہے 187، ماڈل سکولز بھی شامل کئے گئے ہیں، ہم تو کہتے تھے کہ پرائمری سکول کو ماڈل کریں گے لیکن اس بجٹ میں نئے اضلاع میں ماڈل سکولز ہیں، میں اس کے ساتھ اختلاف نہیں کرتا لیکن اس نعرے کو اور اس وعدے کو میں صرف یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نئے ماڈل سکولز بنائیں گے تو پھر تو آپ خود بھی اسی طرح میری طرح لگے ہیں کہ آپ ماڈل سکول کے قائل ہیں کہ اس سے فائدہ ہے اور اس کا فائدہ میں آپ کو بتا رہا ہوں، میرا ضلع بھی اس طرح تھا کہ میرے ضلع میں کوئی ڈپٹی کمشنر آنے کیلئے تیار نہیں ہوتا تھا، ان کے بچوں کیلئے کوئی الگ سکول نہیں تھا، کوئی کمشنر آنے کیلئے تیار نہیں تھا، کوئی ایکسیئن تیار نہیں تھا، ہم Backward area میں تھے لیکن جب میں نے اکرم خان درانی کالج بنادیا، آج میرے خیال میں عاطف خان کو بھی معلوم ہوگا منسٹر کو اور ہمارے جو بنگش صاحب ہیں پرائمری کے، ان کو بھی معلوم ہوگا کہ آج اس سکول سے پانچ لڑکے گئے آرمی میں اور پچیس گئے میڈیکل اور انجینئرنگ میں جو کہ ریکارڈ کی بات ہے اس صوبے کیلئے، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ میں نے بنگش صاحب کو بھی فون کیا، میں نے محمود خان چیف منسٹر کو بھی فون کیا، وہاں پر ایک پرنسپل جو ہمیں ایک نمونہ ملا تھا، جو فارن سے آیا تھا اور کچھ لوگ وہاں پر مل کے اس کو ہٹانے کی کوشش کرتے تھے اور اس سکول کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے تھے جس کا دو سالوں کا ریزلٹ، میں آج بھی گورنمنٹ کو کہوں گا کہ اس پرنسپل کو اس ایوان میں پیش کیا جائے، اگر پورے صوبے میں اس سکول کے مقابلے میں کوئی سکول نکلا تو پھر آپ یہاں پر بتادیں؟ لیکن چند ٹیچروں کی سازش پہ موجودہ حکومت نے ابھی پچھلے دن اس کو Suspend رکھا ہے اور میرا وہ سکول جو پورے ملک کیلئے ایک اعزاز تھا، وہ تباہی کے دہانے پہ آرہا ہے، میری آج گورنمنٹ سے التجاء ہے کہ میرے پرنسپل سے انصاف کیا جائے اور میرے سکول کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ اس کا نام ضرور اکرم خان درانی کالج ہے لیکن یہ صوبے کا ہے، ملک کا ہے اور یہ ان شاء اللہ 'ایچی سن' کی طرح، 'ایڈورڈز' کی طرح، 'یو پی ایس' کی طرح، 'اے پی ایس' کی طرح ایک نئی نسل آپ کو دے رہا ہے، تو Quickly action ہو، اس کو بحال بھی کیا جائے جی اور اس کی جو بے توقیری ہوئی ہے، اس کیلئے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنائی گئی تھی لیکن کمیٹی میں جو آدمی آیا تھا، وہ بھی اس کو انصاف نہ دے سکا۔ باقی جی میں تجاویز بھی کچھ دے رہا ہوں، میں نے اندر بھی عاطف خان صاحب اور اکبر ایوب صاحب سے بات کی کہ ہمارا کام ہے آپ کو تجاویز دینا، آپ کی گورنمنٹ کی اچھائی کیلئے کہ بہتر کام کرے، ان کاموں پہ تھوڑی سی تنقید بھی ہم کریں گے جو آپ کی

بدنامی کا باعث بنے، ہم وہ تنقید نہیں کریں گے جو بلا جواز ہو گی کیونکہ ہماری نہ عمر ایسی ہے اور نہ قد ایسا ہے کہ ہم بے جا بات بھی کریں اور تنقید بھی کریں اور اس میں کوئی وزن نہ ہو۔ بی آر ٹی منصوبے پہ میں درخواست کروں گا کہ پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے، (تالیاں) پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے، (تالیاں) اس میں پارلیمانی لیڈر ہو ہر ایک پارٹی کا اور اس کمیٹی کو چیف منسٹر کے سامنے بریفنگ دی جائے کہ یہ منصوبہ جس کی ڈیزائن ہوئی ہے، جس کے موٹے موٹے Pillars ہیں، جس پہ ہم بھاری ٹینک چلاتے ہیں یا وہ بیس ٹائر والے گاڑیاں اس پہ چلاتے ہیں، ان کی کیا ضرورت تھی اور اس میں ابھی جو اضافہ ہوا ہے جناب سپیکر صاحب! حیرت کی بات ہے اٹھارہ ارب ساٹھ کروڑ ستر لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور آج میں خبر اخبار میں دیکھ رہا ہوں کہ ECNEC کی Approval کیلئے ابھی گیا ہے اور منصوبہ پہلے سے شروع ہے، ECNEC کی منظوری سے پہلے کوئی منصوبہ شروع ہو سکتا ہے؟ جب Approval آپ کو ملے گی ECNEC سے تو پھر آپ منصوبہ شروع کریں گے، منصوبہ اپنے اختتام تک پہنچا اور آج ہم جا رہے ہیں ECNEC میں اور اس میں جو اضافہ ہے، وہ بھی حیران کن ہے، اٹھارہ ارب ساٹھ کروڑ ستر لاکھ، یہاں پر ٹیکنیکل لوگ ہمارے باہر بیٹھے ہیں اور آپ اور ہم بھی ابھی تھوڑے سے ٹیکنیکل ہو گئے ہیں، چونکہ چالیس سال کا عرصہ گزارا، پانچ پرسنٹ ٹیکنیکل سینکشن میں آپ دے سکتے ہیں اور دس پرسنٹ Administrative approval پر آپ دے سکتے ہیں، ابھی اٹھارہ ارب آپ خود (اندازہ) لگالیں کہ یہ پانچ پرسنٹ میں آتا ہے یا دس پرسنٹ میں آتا ہے؟ تو اسلئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ پارلیمان کی آپ ایک کمیٹی بنادیں، آپ ہمارے سربراہ ہیں، آپ حسن ہیں اس ایوان کا، آپ سے ہماری توقع ہے کہ انصاف کی حکومت ہے اور انصاف کی کرسی پر آپ بیٹھے ہیں اور آپ ہمیں انصاف دلائیں گے۔ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کو 'ٹو دیر' اکتیس میگاواٹ کا، ٹوٹل Cost تھی چھ بلین، دو بلین روپے تھے Land consultancy کیلئے، اس کو زیادہ کیا اکتیس سے چالیس میگاواٹ، اکتیس کی Cost تھی آٹھ بلین، جب چالیس پہ گیا تو اس کا خرچہ آگیا چودہ بلین اور اس کی جو Approval تھی Estimate کی، وہ ہوئی تھی چھ بلین کی اور پھر عمران خان خود گئے، اس کا افتتاح کیا، میں اس پلاننگ سیکرٹری کا نام نہیں لوں گا جس نے انکار کیا کہ یہ قانونی غلطی ہے، میں نہیں کر سکتا اور اس کو OSD بنا کر پھر اسلام آباد بھیجا گیا اور اس کے بعد بغیر Approval کے اس کے ٹینڈرز کروائے گئے چودہ بلین، اس کیلئے بھی میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پارلیمان کی ایک کمیٹی بنادیں کہ آیا اس میں سارے قانونی تقاضے پورے ہیں کہ نہیں ہیں؟ اگر اکتیس

میگاواٹ بنتی ہے آٹھ پہ تو جب اکتیس سے نو میگاواٹ زیادہ ہوتی ہے تو چودہ بلین پہ کس طرح جا سکتا ہے؟ مہنگائی میں جو اضافہ ہوا ہے، 53 سے 63روپے فی کلو چینی مہنگی ہو گئی ہے، فی بوری آٹا 80روپے مہنگا ہو گیا ہے، گیس فی سلنڈر میں چار سو روپے اضافہ ہوا ہے، پٹرول، ڈیزل اور بجلی مہنگی ہو گئی ہے، یہ بھی ہماری ان پالیسیوں کی وجہ ہے کہ ہم IMF میں ابھی گئے نہیں ہیں اور دو مہینے پندرہ دن پہلے اعلان کر کے کہ ہم جا رہے ہیں اور ہم خود کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس ایک مہینے کے ملک چلانے کیلئے وسائل ہیں، یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں، یہ ترجمان کہہ رہا ہے وزیراعظم کا، فواد چودھری صاحب، میں نہیں کہہ رہا ہوں، ایک مہینے کیلئے ہمارے پاس (تیل) ہے اور تین مہینے کیلئے ہم درخواست کرتے ہیں تیل کیلئے سعودی عرب کو اور جب ہمارے دشمن ملک کو پتہ چلتا ہے کہ ان کے پاس جہاز کا تیل نہیں ہے تو وہ پھر دھمکی دے رہا ہے، انڈیا جیسا ہندو ہمیں دھمکی دے رہا ہے کہ آپ کو ہم ٹھیک کریں گے اور پھر ہم پیچھے جاتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ صلح کرتے ہیں، وہ کہتا ہے کہ نہیں صلح نہیں، آپ کو میں ٹھیک کرتا ہوں۔ ابھی میں کچھ تجویز دے رہا ہوں، اگر فنانس سیکرٹری صاحب میرے شہرام صاحب سے فارغ ہو جائیں اور میری طرف توجہ ذرا دے دیں تو آپس میں پھر یہ مل بیٹھ کے میرے خیال میں گپ شپ بھی لگا سکتے ہیں اور ایک دوسرے کو کچھ بتا بھی سکتے ہیں اور ویسے بھی اس پہ تو میرا بڑا حق ہے، میرے بیٹے جیسا ہے، اس کا باپ بھی میرے بھائی جیسا ہے، میرے سیکرٹری تھے، تو اس کو میری تقریر بغور اپنے بڑے کے سننی چاہیئے۔ اس صوبے کا ایک ہی منصوبہ ہے، جو شہ رگ ہے اس صوبے کا اور جب ہم کہتے ہیں کہ پنجاب جب گندم پہ پابندی لگاتا ہے آٹے کی تو ہم بھیک مانگنے کیلئے جاتے ہیں، اس کے خاتمے کیلئے، ہمارے پاس اپنے ہیں، ایک ہے چشمہ فرسٹ لیفٹ کینال، ساڑھے تین لاکھ ایکڑ رقبہ آپ کا اس سے سیراب ہو سکتا ہے، آپ اجناس میں خودکفیل ہو سکتے ہیں اور آپ اس قابل ہوں گے کہ آپ گندم افغانستان کو بھی دیں لیکن پنجاب کی مجبوری سے ہم نجات پائیں گے۔ میں جب سی ایم تھا، یہاں پر میرے پرانے کچھ سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں، میں نے جب ایک ثالثی ٹریبونل بنایا واپڈا کے ساتھ، دو ثالث میرے تھے اور دو واپڈا کے تھے، پینل کے چیئرمین اجمل میاں تھے، آپ سے بھی مشاورت ہوئی تھی، چونکہ آپ ہمارا حصہ تھے، اس پہ ہم بیٹھتے تھے اور جب ہمارے حق میں فیصلہ ہوا تو 110ارب روپے کا میرا Claim منظور ہوا تو اس وقت اس سکیم کی پچیس ارب روپے Cost تھی اور اس کیلئے بجٹ میں میں نے پانچ ارب روپے فرسٹ کھیپ میں ڈال دیئے لیکن بدقسمتی سے کہ وہاں پر ہمارا Agreement یہ بھی تھا کہ کوئی پارٹی کسی کورٹ میں نہیں جائے گی، اس Agreement کا

حصہ ہے لیکن واپڈا والے گئے اور وہاں پر Stay لیا اور پھر میں نے عبدالحفیظ پیرزادہ کو اس کیلئے اپنا وکیل مقرر کیا اور عدالتوں کا میں بے حد احترام کرتا ہوں، چونکہ میں نے بھی آغاز ایک بار روم سے کیا تھا، شکیل قادر صاحب ہمارے فنانس سیکرٹری ہیں، مہینہ پہلے میں نے اس کو فون کیا کہ میرے پیچھے ایک نوٹس آیا ہے، جب میں وزیراعلیٰ تھا، کہ مجھے بلایا ہے سپریم کورٹ نے، آپ مجھے بتادیں، یہ فنانس کا معاملہ مجھے یاد نہیں ہے کہ کیا ہے؟ تو شکیل قادر نے مجھے بتایا کہ درانی صاحب! جب آپ سی ایم تھے تو آپ گئے تھے وہاں پر بجلی کے منافع پہ کورٹ میں، اس کی تاریخ نکلی ہے، کیا ہے جی؟ یہ ابھی اس کی تاریخ نکلی ہے اور وہ 75 ارب روپے آصف زرداری صاحب نے اس صوبے کو دیئے اور ابھی 35 ارب روپے آپ کی حکومت میں غالباً اس صوبے کو ایک سو دس ارب سے آ گئے، تو اگر وہ ہوتا تو میں اس پہ ضرور اس سکو بناتا، ہمارے اس وقت صرف چھ بلین روپے تھے جو ہائیڈل سے آتے تھے، ہمارے پاس کوئی اور (فورم) نہیں تھا، این ایف سی ایوارڈ بھی نہیں ہوتا تھا، تو میں نے کوشش کی ان پانچ سالوں میں اور میرے قائد مولانا فضل الرحمان صاحب نے کوشش کی اور ہم نے میاں نواز شریف صاحب کو اس کے بعد سب کو کہا کہ خدارا اس کو چلائیں لیکن وہاں پر بھی ہمارے ساتھ یہ ہوا کہ اس کو ضرور PSDP کا حصہ بنایا لیکن Allocation اس کیلئے اتنی کم کی گئی کہ وہ اس پہ بن نہیں سکتا تھا اور آپ کی طرف سے بھی ابھی میں کہہ رہا ہوں کہ آپ چھوٹے چھوٹے منصوبے چھوڑ دیں، اگر ایک یہ منصوبہ آپ کر لیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مہربانی کر کے ذرا ٹائم کا خیال رکھیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> ابھی خوش قسمتی ہے، خوش قسمتی ہے کہ وفاقی حکومت بھی آپ کی ہے اور پراونشل گورنمنٹ بھی آپ کی ہے تو یہ منصوبہ ان شاءاللہ آپ کر سکتے ہیں، اس میں دلچسپی لیں۔ 'گرین اینڈ کلین پاکستان' ہم بھی چاہتے ہیں لیکن اس میں جو پودا آپ لگاتے ہیں اور ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ پانی کا قحط آ رہا ہے، ڈیمز بنائے جائیں اور آپ وہ پودا لگاتے ہیں جو پانی کا ذخیرہ ختم کرتا ہے اور آپ گھر کے کونے میں لگا دیں، آپ کے باتھ روم میں خود اندر آئے گا۔ حیات آباد میں جب میں سی ایم تھا تو میں نے سارے کاٹے تھے، ہم اس کو لاچی (Eucalyptus) کہتے ہیں، آپ کیا کہتے ہیں اس کو؟ یہ درخت اتنا خطرناک ہے کہ اگر آبادی کے ساتھ وہ پورا پانی کو Jam کر کے نکالتا ہے، خدارا اس کو بند کر لو، کوئی چیڑ لگا دیں، کوئی دوسرا کیکر لگا دیں، آپ کے پہاڑوں پر بہت خوبصورت اور درخت ہیں، اس پہ بھی تحفظات آئے ہیں، تو میرے خیال میں اس کا کیس بھی نیب میں گیا ہے، تو یہ بھی اگر پارلیمان کے سامنے رکھیں اور پارلیمانی

لوگ بھی اس کی ذرا جانچ پڑتال کر لیں تو اچھا ہو گا۔ آپ کے ہاں ٹورازم کا ایک بہت بڑا موقع ہے، کر سکتے ہیں، پولٹری، ڈیری اور فشریز اس صوبے کی ایک انتہائی اچھی معیشت کا حصہ ہیں، سمال ڈیمز میں نے خود بھی اپنی حکومت میں بنائے ہیں کوہاٹ میں، کرک میں، مختلف جگھوں میں جو پانی کی قلت ہے، باڑہ میں، ہری پور میں، نوشہرہ میں، جنوبی اضلاع میں پانی کی کمی ہے اور بہت سخت تکلیف ہے، جنوبی اضلاع کیلئے میں نے بھی اپنے وقت میں لکی مروت کو ایک سو بیس ٹیوب ویلز دیئے تھے اور کرک کو ڈیمز بھی دیئے تھے، تھوڑا سا مسئلہ حل ہوا ہے، ابھی ہمارے کرک، کوہاٹ، ہنگو کی بجلی اور گیس کی رائیلٹی ہے اور یہ پانچ فیصد میرے وقت میں ہوئی تھی اور اس میں پانچ فیصد اضافہ حیدر خان کے وقت میں ہوا تھا، ابھی ظلم یہ ہے کہ پچھلی جو آپ کی حکومت تھی، اور اس کا یہ ہے کہ جو نہی یہ سو فیصد آ جائے تو اس میں دس فیصد آپ ڈپٹی کمشنر کوہاٹ، ڈپٹی کمشنر ہنگو اور ڈپٹی کمشنر کرک کے اکاؤنٹ میں جمع کریں گے، مجھے آج بھی میاں نثار گل صاحب کہہ رہے تھے، ظفر اعظم کہہ رہے تھے، میجر صاحب کہہ رہے تھے کہ وہاں پر ہمارے پانچ ارب چوالیس کروڑ روپے ہیں جو کہ ان اضلاع کو صوبائی حکومت نہیں دے رہی ہے، تو پلیز ان کو آپ دے دیں۔ میں ایک ایسا مسئلہ بتاتا ہوں، پچھلی آپ کی حکومت نے بڑی مہربانی کی تھی اور ہمارے شاہ محمد خان کے حلقے میں ایک روڈ دیا تھا، میریان روڈ، جس کی ٹوٹل کاسٹ ہے سینتیس کروڑ روپے اور پانچ سال میں اس کو ملے ہیں سات کروڑ روپے اور خدا کی قسم اس گاؤں کا آدمی اس روڈ پہ جب شہر سے جاتا ہے اور اس کے سفید کپڑے ہوں تو اس کے سفید کپڑے سفید نظر نہیں آتے، وہ بالکل کالے نظر آتے ہیں، وہ کپڑے کالے نظر آتے ہیں۔ اگر آپ سکیمیں اس طرح چلائیں کہ سینتیس کروڑ کا منصوبہ ہے اور آپ کے دور حکومت میں اس کو سات کروڑ روپے دے رہے ہیں تو اس کیلئے مزید پانچ حکومتیں ہونی چاہیئے، کیونکہ سات، پانچ پینتیس، دو کروڑ اور بھی اضافہ ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بحث سمیٹنے کی اپنی سپیچ مختصر کرنے کی کوشش کریں، آدھا گھنٹہ تقریباً ہو چکا ہے۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: میں دے رہا ہوں جناب!

<u>قائد حزب اختلاف</u>: نہیں، اگر آپ نہیں کرتے تو میں بات ختم کرتا ہوں، میں تو شوقین نہیں ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، میں دے رہا ہوں ٹائم آپ کو، اصل میں انہوں نے طے کیا تھا ٹائم۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میں نے یہ سنا ہے کہ اپوزیشن کی Time limit نہیں ہے، نہ وفاق میں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میٹنگ میں پارلیمنٹری لیڈرز نے طے کیا تھا۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: کل بھی شہباز شریف صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کل بجٹ پہ بحث نہیں تھی۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: آپ کے سپیکر نے دیا تھا ٹائم اس میں، ہم نے نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں، آپ Respectable ہیں ہمارے لئے لیکن یہ فارمولا طے ہوا تھا۔

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں سپیکر صاحب! آپ کے ممبران بڑے تحمل سے سن رہے ہیں، آپ بھی تحمل کا (مظاہرہ کریں)، برداشت کریں، آپ سنیں، میرے خیال میں وہ بھی یہ چاہتے ہیں کہ یہ باتیں سامنے آجائیں، ان کو بھی یہی تکلیف ہے۔ منڈان روڈ منظور ہوا ہے بائیس کروڑ روپے کا اور پانچ سال میں اس کو ملے ہیں دو کروڑ اڑتالیس لاکھ باسٹھ ہزار روپے، خدارا اگر آپ سکیم کیلئے بائیس کروڑ روپے کی منظوری دیتے ہیں اور اس سکیم کو آپ دو کروڑ اڑتالیس لاکھ پانچ سالوں میں دیتے ہیں تو یہ ڈرامہ ہے یا واقعی حقیقت میں کام ہے؟ هغه بله خبره زه او کړم شیر اعظم خان! که تا د شپې وئیل چې نه زه به ئې او کړم۔ ہم ایک کروڑ نوکریاں پیدا کر رہے ہیں، دعویٰ بھی ہے اور میں دعا گو بھی ہوں کہ پیدا ہو جائیں لیکن میرے ورکرز ویلفیئر بورڈ کے دو ہزار دو سو ملازمین پانچ سالوں سے .بنی گالا میں بھی پڑے ہیں، ہر سال اس اسمبلی کے باہر بھی پڑے ہوتے ہیں، ان پہ لاٹھی چارج بھی ہوا ہے، میرے بیٹے زخمی بھی ہوئے ہیں، میرے بیٹے ہسپتال بھی پہنچے ہیں، میرے بیٹوں پہ بارش بھی ہوئی ہے، میرے بیٹوں کو جیلوں میں بھی بند کیا گیا ہے، خدارا آپ کے توسط سے میں اس حکومت سے درخواست کرتا ہوں، تھوڑی بہت Commitment بھی ہو گی ان کی کہ ان کو ریگولرائز کیا جائے اور ان غریب لوگوں کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے، (تالیاں) یہ آپ کے بھی بیٹے ہیں، آپ کے بھی بیٹے ہیں، میرے بھی بیٹے ہیں اور ہم کوشش کریں گے کہ آپ نے بیٹوں کو جو روزگار دیا ہے، وہ ان سے نہ چھینا جائے اور ان کو بھرپور انداز میں ہم، میں ایک اور وضاحت چاہوں گا جناب سپیکر صاحب! کل کے اخبار میں ہے کہ چھ ہزار پانچ سو اسی آسامیاں آپ ختم کر رہے ہیں، میرے خیال میں عشرت حسین صاحب آئے تھے، اس نے کچھ کہا ہو گا، میں ایک چیز کی اس ہاؤس سے آپ سے ایشورنس لوں گا کہ میرے چھ ہزار پانچ سو ملازمین کی پوسٹیں آپ ختم کر رہے ہیں، اس ایوان کو تفصیل بتائی جائے کہ یہ چھ ہزار پوسٹیں کونسی پوسٹیں ہیں اور مجھے یہ بھی باور کرایا جائے، آج ان کو ہم نکالیں گے نہیں بلکہ ان کو ہم ایڈجسٹ کریں گے، کوئی بھی ان میں سے بے

روزگار نہیں ہوگا۔ میرے بنوں میں Leather Goods کی ایک چھوٹی انڈسٹری بنی ہے جس سے آٹھ پانچ دس انڈسٹریز بنی ہیں، وہاں پر کبھی Foreign Ambassador آتا ہے اور آپ اس کو چھوٹا بریف کیس دیتے ہیں، کوئی بٹوہ دیتے ہیں تو وہ بنوں لیدر کا ہے، عدالت نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ اس کو بحال کیا جائے، اس کی بلڈنگ بھی ہے، اس کی مشینری بھی ہے، اس سے ہنر مند لوگ نکلتے ہیں، خدارا اس Leather Goods Services کو بحال کیا جائے اور ابھی ایک ہی ہمارے پاس چانس ہے کہ ہم ہنر مند بنادیں، کوئی دوسری تعلیم چلنے والی نہیں ہے۔ بجلی منافع پہ کل یا پرسوں سے میں اچھی خبریں سن رہا ہوں، خدا کرے کہ اچھی ہو، یہ آپ کی نہیں ہے، اس صوبے کی ہے، اے جی این قاضی فارمولے پہ میں نے بہت زور دیا تھا، میرا اتنا بھی بس تھا کہ ایک سو دس ارب نکالیں، ابھی اے جی این قاضی فارمولے پہ جب آپ لانگ مارچ کریں گے تو اپوزیشن آپ سے ایک کلومیٹر آگے لانگ مارچ کرے گی، ہم آپ کے ساتھ ہیں، (تالیاں) آپ ہڑتال کریں گے، ہم ہڑتال کریں گے، آپ ہمیں جس طریقے سے استعمال کریں گے، ہم آپ کے ساتھ ہیں کہ اس صوبے کے جو بقایاجات ہیں، ہم ان کو نکالیں، اس پہ کوئی دوسری بات نہیں ہے۔ میں ایک اور تجویز دے رہا ہوں کہ چونکہ آپ لوگ زیادہ دعوی کر رہے ہیں Youth کی بہتری کیلئے، تو Youth کی بہتری کیلئے ایک Proposal میں دے رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ آئی ٹی اور انجینئرنگ، سول الیکٹریکل اور مکینیکل کے ہمارے بچے جب نکلتے ہیں، جب کوئی بھی پوسٹ اخبار میں آتی ہے تو اس میں کہتے ہیں کہ تین سال کا Experience ہو، پھر اس کو انٹرویو میں شامل کریں گے اور ہمارے گریجویٹس جب نکلتے ہیں تو جو کوئی بھی پوسٹ آتی ہے تو اس کیلئے بھی پھر شرط ہوتی ہے، اس کیلئے میں آپ کو ایک تجویز دے رہا ہوں کہ اگر ان گریجویٹس کو جو ہمارے گریجویٹس ہیں، ان کو ہم پندرہ ہزار ماہانہ اجرت دے دیں اور آئی ٹی، انجینئرنگ، سول الیکٹریکل اور مکینیکل کیلئے بیس ہزار روپے ہم رکھیں، صرف اس صوبے کے پندرہ ہزار بچوں کیلئے پندرہ ہزار اور اس کو ان ڈیپارٹمنٹس میں کام پہ لگادیں، جہاں پہ ان کا فیلڈ ہو اور تین سال کے بعد ایک Experience certificate دے دیں، ان کی نوکری پکی نہ ہو، اس میں یہ شرط بھی رکھیں کہ کل یہ دعویٰ نہ کریں کہ ہماری نوکری Permanent ہوگی، تو پھر یہ اگر آپ رکھیں گے تو اس کا تین سال کا تجربہ بھی پورا ہوگا اور دوسرا یہ ہے کہ اس کو Experience کا سرٹیفکیٹ بھی مل جائے گا۔ ابھی میرے پاس تو بہت زیادہ کچھ ہے، کچھ صفحے میرے باقی رہتے ہیں لیکن میں دو چیزوں کو تھوڑا سا Highlight کروں گا، ایگریکلچر ہماری شہ رگ ہے، اس صوبے کی ایگریکلچر کا ایک تلخ تجربہ پہلے

ہوا ہے اور یہاں پر ہم ایگریکلچر کو مشینری دیتے تھے، ڈوزر بھی دیتے تھے، Drilling کیلئے ٹیوب ویل بھی دیتے تھے اور پھر وہاں پر خراب تصور کر کے کنٹریکٹروں کو دے دیتے تھے، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں، آپ کی کوئی مد میں نے دیکھی ہے کہ آپ مشینری خرید رہے ہیں، مشینری سے گریز کیا جائے، یہ ایک تجربہ پہلے ہوا ہے اور بڑا تلخ تجربہ ہے جو کہ میرے ریکارڈ پہ ہے، اس میں آپ ریسرچ کر لیں، اس میں آپ پانی کا انتظام کریں، اس میں آپ کوئی دوسرا آئیڈیا لے لیں، تو ایک ایگریکلچر ہے جی۔ تیسرا خود میرا کامیاب تجربہ تھا اور اس میں آپ میرے ساتھ تھے، سیکرٹریز تھے کہ جب بھی بجٹ پاس ہوتا تھا، اس کے بعد تین مہینے کا Review ہوتا اور پورے صوبے کے جتنے بھی وہاں پر ہمارے کام ہوتے تھے، ان کے پی سی ون تین مہینے میں بنتے تھے، اگر کوئی ایکسیئن، سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو اس میں ناکام ہوتا تھا تو ہم اس کی سرزنش کرتے تھے، تو پورا پی سی ون تین مہینے میں بنتا تھا اور تین مہینے کے بعد چھ مہینے میں ہم Review کرتے کہ کام شروع ہوا ہے کہ نہیں؟ اور جب کوئی کام شروع نہ کرتا، اس کی بھی سرزنش کرتے اور اس کو انعام دے دیں اور پھر نو مہینے کے بعد چیف منسٹر خود اس کی Review کرتا تھا اور جب نو مہینے کے بعد کرتا تھا تو ایک روپیہ بھی نہیں بچتا تھا، آپ کے اکثر فنڈز ڈی ایف آئی ڈی کے ہیں، اس میں تو آپ کے پاس پیسے ہیں لیکن میرے پاس ثبوت ہیں کہ وہ خرچ نہیں ہوئے، جس نے خرچ نہیں کئے، اس سے آپ ضرور باز پرس کر لیں کہ آپ نے کیوں خرچ نہیں کئے ہیں؟ وسائل نہ ہوں تو تب بھی ٹھیک ہے۔ دوسرا خدارا میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ لوگوں نے اچھا کیا ہے کہ تیرہ فیصد میرے خیال میں نئی کیلئے ہے اور آپ نے آخر میں بھرمار جو کی تھی، اس کیلئے سارے پیسے ہیں سکیموں کے، لیکن آپ کے ساتھ اپوزیشن بھی ہے، ہم نے رات کو ایک میٹنگ کی ہے، اس کا حوالہ میں دوں گا اور میں چیف منسٹر صاحب سے ذاتی طور پہ ان شاء اللہ بات کروں گا، میرے جتنے بھی پارلیمانی پارٹی لیڈرز ہیں، میں اور سپیکر صاحب! اس میں آپ بھی، میرے خیال میں ہمارے دو سینیئر وزراء بھی اور اس میں ہمارے فنانس منسٹر بھی بیٹھے ہوں، ہم کھلے دل کے ساتھ آپ کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں صوبے کی خاطر، (تالیاں) صوبے کی خاطر ہم کھلے دل سے آپ کے ساتھ تعاون کیلئے تیار ہیں لیکن یہ ہم کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے کہ آپ اپنے ایم پی اے کو بیس کروڑ دیں گے اور میرے ایم پی اے کو دو کروڑ روپے دیں گے، (تالیاں) یہ لڑائی آج سے شروع ہو جائے گی، یہ لڑائی آج سے شروع ہو جائے گی اور یہ بھی ہم تسلیم نہیں کریں گے، ہمارے اپنے بس کی بات ہے، جب ہم بات کرتے ہیں تو اپنے آپ کو دیکھتے ہیں کہ ہماری بات کتنی

صحیح ہے کہ میرے اپوزیشن ممبر کے حلقے میں کوئی کلاس فور کی نوکری ہو اور کوئی ایم این اے آکر اس پہ اپوائنٹمنٹ کریں، یہ ہماری برداشت سے باہر ہے، اسی طرح ہے یا میں غلط بات کہہ رہا ہوں؟ (تالیاں) اگر گاڑی کو ہم نے چلانا ہے تو ہم نے ٹھیک ٹھاک چلانی ہے، باقی ٹرانسفر میں بھی ہم کبھی بھی آپ کو وہ بات نہیں کریں گے جو غلط ہو گی، صحیح کریں گے لیکن اس میں بھی ہم آپ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ جو میں نے آپ کے سامنے کھلے دل کے ساتھ اظہار کیا اور ایک بات آئی تھی عمران خان کی جس کو میں سپورٹ کر رہا ہوں اور کرک کے جلسہ عام میں کی تھی کہ ہم ایم این اے ایم پی اے کے فنڈز ختم کرتے ہیں، اس پہ عمل کرتے ہیں، ہم حاضر ہیں لیکن اگر عمل نہ ہو، اپنوں کیلئے ہو تو ہم بھی کوئی غیر نہیں ہیں، ہندوستانی بھی نہیں ہیں اور افغانستانی بھی نہیں ہیں، ہم بھی پاکستانی ہیں، ہم بھی اس ملک کے لوگ ہیں اور لوکل سسٹم میں میرا ابھی تجربہ ہے، جو بہتری آپ لاتے ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، یہ بنیاد ہے۔ میں نے بھی آغاز لوکل گورنمنٹ سے کیا تھا، باقی لوگوں نے بھی کیا تھا، تو میرے پاس کچھ اور بھی ثبوت ہیں جو کہ روڈز ہیں، میں ان چھوٹے کاموں میں نہیں پڑتا لیکن اپوزیشن کے حلقے کی جو ایلوکیشن ہے اور گورنمنٹ کے حلقے کی جو ایلوکیشن ہے، اس میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ ہم آپ کو سچے دل کے ساتھ چلنے کی بات کرتے ہیں، آپ سے توقع بھی رکھتے ہیں اور آپ کے انتظار میں بھی ہیں کہ آپ کا چلنا بھی اسی انداز سے ہمارے ساتھ ہو، تو میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں سپیکر صاحب! اور پورے ایوان کا بھی اور گورنمنٹ کا بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی تفصیل سے میری باتیں سنیں، غور سے سنیں اور بڑے ادب کے ساتھ مجھے موقع دیا، سب کا بہت شکریہ، تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, honourable Opposition Leader, Akram Khan Durani Sahib. Now I request Mr. Sardar Hussain Babak.

<u>جناب سردار حسین:</u> خوشدل خان کریں گے۔

<u>Mr. Speak</u>er: Who is the Parliamentary Leader of ANP?
<u>Mr. Sardar Hussain (Babak)</u>: Tomorrow.
<u>Mr. Speaker</u>: Tomorrow ji.

<u>جناب سردار حسین:</u> آج خوشدل خان کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آج کون کرے گا؟

<u>جناب سردار حسین:</u> خوشدل خان۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے پارلیمنٹری لیڈر کر لیں ناToday، So I, request Mr. Sher Azam Wazir Sahib!

جناب شیر اعظم خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ بہت شکریہ مسٹر سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی۔ بجٹ اجلاس ہے، بجٹ پیش کیا گیا، اسی حوالے سے ہم بھی چند گزارشات پیش کرنے کی کوشش کریں گے، بجٹ ہے، صوبے کا ہے، ہمارے سارے صوبے کے عوام کیلئے ہے اور یہ ہاؤس جو سارے صوبے نےElect کر کے، یہ ادھر حاضر ہوئے بیٹھے ہیں، یہ سارے صوبے کی نمائندگی کرتے ہیں، ایک علاقے کے نہیں، Cause ہماری Common ہے کہ صوبے کو Boost up کریں، صوبے کی ترقی ہو، صوبے کے غریب عوام، Common Man اور جنرل پبلک کی انٹرسٹ کیلئے بجٹ پیش کیا جاتا ہے لیکن بجٹ تقریر پڑھنے سے اور بجٹ کی کتاب سرسری دیکھنے سے تو ایسا مجھے کہیں بھی نظر نہیں آیا کہ Common Man اور جنرل پبلک کو جن لوگوں نے ہم کو ادھر بھیجا ہیں ریلیف کیلئے، ان کو بجٹ میں کوئی ریلیف ملا ہو۔ بجٹ میں سب مفروضے ہیں کہ اتنے سو ارب ادھر سے آئیں گے، اتنے سو ارب ادھر سے آئیں گے، ادھر سے آئیں گے، پچھلے بجٹ میں بھی آپ لوگوں کا تجربہ ہے، پہلے پانچ بجٹ پیش کئے تھے آپ لوگوں نے، اسی صوبے کے عوام نے مینڈیٹ دیا حکومت کو زبردست لیکن جو آپ لوگ Expect کر رہے تھے کہ اتنے بلین ادھر سے آئیں گے، اتنے ادھر سے آئیں گے، اتنے فیڈرل گورنمنٹ نے دیئے، وہ پیسے آئے نہیں، آپ کی Expectation کے مطابق نہیں آئے، تو یہ میں مفروضے سمجھ رہا ہوں، فیڈرل گورنمنٹ سے اس لیول پر کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ ہم کو ہزاروں ارب، سوری ہزاروں سینکڑوں ارب روپے ملیں گے؟ فیڈرل گورنمنٹ تو خود گھیرے میں ہے، فنانشل پوزیشن کے حوالے سے سوچ رہے ہیں کہ کدھر جائیں، آئی ایم ایف کی طرف جائیں یا دوسرے دوست ممالک کی طرف جائیں، ریلیف کدھر سے ملے گا؟ تو میں کہتا ہوں یہ بجٹ یہ Totally خسارے کا بجٹ ہے، تقریر میں آپ لوگ خود بھی، گورنمنٹ خود بھی، وزیر خزانہ صاحب خود بھی تسلیم کر رہے ہیں کہ اگر یہ رقوم ہمیں فیڈرل گورنمنٹ یا محصولات سے وصول ہوئیں، اگر مگر کی بات ہے، تو یہ اور بھی شکوک و شبہات پیدا کرنے کا جواز پیش کر رہی ہے، بہت محنت کی ہے وزیر خزانہ صاحب نے، گورنمنٹ نے لیکن بجٹ جس طرح ہونا چاہیئے، بدقسمتی سے وہ بجٹ اس طرح نہیں آیا، تو یہ بجٹ میں کہتا ہوں کہ یہ فلاحی ہونا چاہیئے، عوام یہ Expect کر رہے تھے کہ بجلی ارزاں ہو گی، جس طرح وعدے کئے گئے تھے کہ پٹرول ارزاں ہو گا، جس طرح وعدے کئے گئے تھے کہ ہر طرف ارزانی ہو گی، وہ تو خوشی کے انتظار میں تھے، عوام

کی خوشی کی بجائے ان لوگوں پر غم کے بم گرادیئے گئے، وہ گھروں میں غمگین ہیں۔ آپ کو پتہ ہے، حال ہی ایسا ہے کہ مضافات دیہاتی علاقے کے آدمی ہیں Speaker Sahib! You can better appreciate and understand کہ Common Man کی تکلیف، عام آدمی کی تکلیف روز بروز بڑھ رہی ہے، اس کا نتیجہ بھی آپ کے سامنے ہے ضمنی الیکشن میں، ضمنی الیکشن میں جنرل پبلک نے، آپ لوگوں کو اپنے ووٹرز نے تھوڑا سا آئینہ دکھا بھی دیا، میں کہتا ہوں کہ یہ آپ کے انٹرسٹ میں ہے، یہ ہمارے انٹرسٹ میں ہے، یہ صوبے کے انٹرسٹ میں ہے جس طرح درانی صاحب نے کہا کہ ہم کوئی غیر نہیں ہیں، نہ افغانستان کے ممبرز ہیں، نہ انڈیا کے ممبرز ہیں، ایک ہاؤس ہے، حکومتیں ہم نے بھی پہلے دیکھی ہیں، حکومت میں رہے ہیں، بجٹ بھی دیکھے ہیں، ہر چیز دیکھی ہے، 2008 سے میں بھی حکومت میں تھا، پھر اگلی Term میں میرا بیٹا تھا میری جگہ، فخر اعظم وزیر میرا جو بیٹا تھا، وہ بھی اسی ایوان کا حصہ تھا، تو عرض یہ ہے کہ جو بجٹ ہم نے پہلے دیکھے ہیں یا جو Funds elected representatives کو مل رہے تھے، وہ ایک جیسے مل رہے تھے Even-handed treat ملتا تھا، ریکارڈ دیکھیں، میں آپ کو Only ہمارے حیدر ہوتی صاحب کے دور میں جی جب پیپلز پارٹی اور اے این پی دور میں جو کولیشن گورنمنٹ تھی، یہ سب گواہ ہوں گے پرانے پارلیمنٹریز، Even treatment تھا، Even-handed treatment تھا، اگر دو کروڑ ملتے تھے تو دو کروڑ، اگر دس کروڑ ملتے تھے تو دس کروڑ، اگر چھ ملتے تھے تو چھ، (تالیاں) سارا ریکارڈ پیش کر دیتا، Previous government میں ہم حیران تھے، صوبے میں اگر صوابی، I am sorry وہ سینیئر منسٹر جو وزیر اعلیٰ کی جگہ سیکنڈ ہینڈ کمانڈ ہے، بیٹھتے ہیں، وہ نہیں ہیں، اگر وزیر اعلیٰ صاحب نہ ہو تو کم از کم عاطف خان کو تو ضرور حاضر ہونا چاہیئے تاکہ وہ ہمارے خبریں سنیں، نوٹ کریں، ہم بھی ایک بڑی پارٹی کے لیڈر ہیں، پارلیمانی لیڈر، چھوٹی سی پارٹی کے نہیں۔ تو جس طرح درانی صاحب نے بھی کہا، اشارہ دیا، اگر ٹریژری بنچز کی Treatment شاہانہ ہو اور اپوزیشن بنچوں کو وہ مخالف سمجھیں، دشمن سمجھیں، پچھلی گورنمنٹ کا جو طریقہ کار تھا، وہ ہمیں یاد ہے، اپنے بیٹے کے ذریعے، ایک دفعہ میں دیکھ رہا تھا، اور بات نہ کروں اپنے ضلع کی کروں گا کہ ایک ایم پی اے جو ہماری اپوزیشن کا ہے، اس کو چار کروڑ مل رہے ہیں اور گورنمنٹ منسٹر کو، گورنمنٹ ایم پی اے کو جو ٹریژری بنچز سے تعلق رکھتے تھے، اس کو پچاس کروڑ، آسمان زمین کا فرق ہے، میں کہتا ہوں کہ آپ لوگ پچھلی گورنمنٹ کے تجربے سے استفادہ کریں، یہ آپ کی بہتری میں ہو گا، یہ صوبے کے عوام کی بہتری میں ہو گا، یہ ہماری بہتری میں ہو گا، یہ

سب کی بہتری میں ہو گا۔ اگر اس دفعہ بھی پچھلی حکومت کی طرح Treatment جاری رکھی گئی تو مسٹر سپیکر! ایک چیز آپ یاد رکھیں، سارا ہاؤس یاد رکھے، ایسا نہیں چلے گا، کبھی بھی نہیں چلے گا، میں کہتا ہوں، یہ نہیں چلے گا۔ (تالیاں) باقی جو اصلاحات آپ لوگوں نے کی ہیں، ہم خوش ہیں لیکن افسوس اگر ایسا ہوتا، دوسرے صوبوں کا آپ حوالہ دے رہے ہیں کہ ہم نے ہیلتھ میں اتنی ترقی کی ہے، ہیلتھ کو تبدیل کیا ہوا ہے، سسٹم تبدیل کیا ہوا ہے، اگر نام سے تبدیلی آتی ہے، پہلے چیف ایگزیکٹیو تھا، پھر میڈیکل سپر نٹنڈنٹ اور اب ڈائریکٹر پتہ نہیں کیا کیا نام دے رہے ہیں؟ اگر ناموں سے تبدیلی آتی ہے، یہ تو میں بھی مانتا ہوں لیکن غریب عوام اور Patient کو کبھی بھی ریلیف نہیں ملا، اگر ریلیف ملتا تو پرائیویٹ ڈاکٹروں کے پاس ڈبگری گارڈن آپ جائیں، گاڑی کو تو گولی مارو، گاڑی تو درکنار آپ پیدل نہیں نکل سکتے ادھر سے، یہ مریض کدھر سے آتے ہیں؟ (تالیاں) گورنمنٹ ہاسپٹل میں ان کو ریلیف نہیں مل رہا، ان کو دوائی نہیں مل رہی، ان کو دوائی نہیں مل رہی۔ جو حقیقت ہے، ایک تو یہ ہے کہ آپ مطلب اگر فرض کر و اعداد و شمار میں یا بجٹ میں یا پرفارمنس کے حوالے سے جھوٹ بولیں، ٹھیک ہے، پھر دوسری دفعہ جھوٹ کو چھپانا اس سے بڑا جرم ہے۔ میں کہتا ہوں ہیلتھ کے حوالے سے بھی اسی طرح کا سسٹم ہے، سوری ایجوکیشن، ہاں ایجوکیشن کی میں ایک چیز مانتا ہوں، سپورٹ کروں گا، Praise کروں گا Everywhere کہ پرانے جو انسٹی ٹیوشنز ہیں، پرائمری سے لیکر کالج تک، ان کا رنگ و روغن، واش رومز، واٹر ٹینکی، یہ زبردست ہیں، یہ حقیقت ہے It should be appreciated لیکن اس کے علاوہ اصل چیز Competency ہے، اصل چیز ہمارے بچوں کا غم ہے، اصل چیز ہماری یہ نرسری ہے کہ یہ آگے جاکر ہماری قوم کا مستقبل کس طرح بنیں گے؟ ریزلٹ دیکھیں سرکاری سکولوں کا پچاس سے ساٹھ فیصد ہے، پرائیویٹ کا Ninety percent plus ہے، پرائیویٹ میں Billionaire investment ہو رہی ہے، Billionaire کی انویسٹمنٹ ہے، Particularly Swabi Abottabad you know better, Sir، مسٹر سپیکر! ان کے Results ninety percent plus ہیں اور ہمارے سرکاری کے Fifty sixty percent plus ہے، کدھر ہے تبدیلی، کدھر ہے چینج؟ اس مرتبہ جو دینی چاہیئے، جو اصل چیز ہے، رنگ روغن سے میرے خیال میں کچھ خاص فائدہ نہیں ہوگا، نہ میرے بیٹوں کو، نہ جنرل پبلک کو، تو اسلئے ہماری عرض ہے کہ اگر آپ طریقہ کار، پاکستان پیپلز پارٹی کو دیکھیں، ان کی جب بھی حکومت رہی مرکز میں They believe in reconciliation، یہ مشہور لفظ ہے، جو ہر ایک کی

زبان پر ہے، ہر ایک کو یاد ہے، ہر ایک کو پتہ ہے۔ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے جاتے تھے، ادھر اپوزیشن کہتی ہے، ادھر ہم ادھر تم، ادھر ہم ادھر تم، بھئی کیوں؟ جب مطلب ایک ہے کا کا خیل! جب مطلب ایک ہے، Objective ایک ہے، Purpose ایک ہے، سارے صوبوں کو، صوبے کے عوام کو ترقی دینی ہے، صوبے کے ڈیویلپمنٹل ورکس ہمارا Object ہیں تو پھر فرق کیوں، پھر Difference کیوں؟ پھر تو ایک چیز ہے۔ خدا کی قسم مجھے یاد ہے اور آپ اپنے پرانے Colleagues سے بھی پوچھیں، کہیں نہ کہیں ادھر گواہ ہوگا، ہمارے وقت میں اپوزیشن ممبر جو آتا تھا، خاصکر منسٹرز صاحبان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، جو سینیئر منسٹر ہے، شکر ہے ایک سینیئر منسٹر صاحب کو میں نے دیکھ لیا، وہ پہلے تشریف لے گئے ترکئی صاحب، جب اپوزیشن لیڈر آپ کا بھائی تھا، میرے پاس آتا تھا تو میں دور سے جاکر گیٹ پر Receive کرتا تھا، کس لئے؟ اسلئے کہ اس کو احساس محرومی نہ ہو کہ ہم حکومت میں نہیں ہیں، یہ تاثر دینے کیلئے، یہ Impression دینے کیلئے کہ We are one and the same, we are one and the same اور میرے ساتھ پراونشل منسٹرز بھی بیٹھتے تھے، ایم پی ایز بھی بیٹھے تھے اپنے ٹریژری بنچز کے، ان کو اتنی توجہ نہیں دیتے تھے کیونکہ ہم یہ تصور کرتے تھے یہ سوچ کر اور اس سوچ کے ساتھ کہ کہیں اپوزیشن ممبرز کو (مداخلت) شوکت صاحب! آپ ترجمان ہیں، میری عرض سنیں، میری عرض کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں کہ ہم اپوزیشن ممبروں کو اس طرح تصور کرتے تھے کہ وہ یہ تصور نہ کریں، احساس محرومی اس کو نہ ہو، ہم دوسروں سے زیادہ ان کی عزت کرتے تھے، دوسروں سے زیادہ ان کو Entertain کرتے تھے، کام اس کا پہلے کرتے تھے، بعد میں ٹریژری بنچز کا کرتے تھے، اگر یہ رویہ پاکستان پیپلز پارٹی کا مرکز میں رہا ہے، It is the largest Political Party, the oldest democratic, the largest، صرف عرض یہ ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، شیر اعظم وزیر صاحب! ٹائم کا خیال رکھیں۔

<u>جناب شیر اعظم خان:</u> کہ آپ لوگ ابھی میجارٹی میں ہیں، ہم مانتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں، ہم سپورٹ کریں گے، ہم Praise کریں گے Those areas میں جہاں ڈیویلپمنٹ ہو، Those areas میں جہاں Positive results اس کے ہو، ضرور کریں گے۔ We are with you, we would support you at any cost, at any rate but اگر آپ ہم کو Part and parcel سمجھیں اس آگسٹ ایوان کے، تو اسلئے میں عرض کر رہا ہوں، آپ سب کو، ٹھیک ہے آپ لوگ

دوسری دفعہ آئے ہوں گے، کوئی پہلی دفعہ آئے ہوں گے، سب کی خدمت میں عرض ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے درمیان جو آپ لوگ فرق کر رہے ہیں، Discriminate treatment کر رہے ہیں، وہ نہ کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: Conclude کریں۔

<u>Mr. Sher Azam Khan</u>: Excuse me, Sir.

<u>جناب سپیکر</u>: Conclude کریں، آپ کا ٹائم پورا ہو گیا۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: Conclude تو کروں گا لیکن میری بھی کچھ گزارشات ہیں، بھئی پارلیمانی لیڈر ہوں ایک بڑی پارٹی کا۔

<u>Mr. Speaker</u>: But we have fixed the time, this time-----

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: نہیں سر! آپ اگر ہمیں نہیں سنیں گے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ-----

<u>Mr. Speaker</u>: We have fixed the time for every Parliamentary Leader, so-----

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: آج ہمارا Day ہے، آج اپوزیشن ممبروں کا، اپوزیشن پارلیمانی لیڈرز کا، اپوزیشن لیڈر کا دن ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا پورا سیشن ہے جناب! Don't worry۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: نہیں، اگر یہ آپ، تو آپ اس کا مطلب یہ ہو گا-----

<u>Mr. Speaker</u>: I will give you sufficient time always.

<u>Mr. Sher Azam Khan</u>: Mr. Speaker!

<u>Mr. Speaker</u>: We will have to complete it; I have a list of more than thirty four people.

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: مجھے پانچ منٹ دے دیں With due respect۔

<u>Mr. Speaker</u>: I have to finish in the next two three days, so please-----

<u>Mr. Sher Azam Khan</u>: Yes, I agree always-----

<u>Mr. Speaker</u>: Restrict to your time limit, please.

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: میں دو، میں دو منٹ مزید لوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: لے لیں آپ۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: ہاں۔ ایک تو یہ آپ لوگ نصیحت سمجھیں، Advice سمجھیں یا جو بھی سمجھیں، Thoughts afterthoughts، یوسفزئی صاحب ہنس رہا ہے، میرے بیٹے کی طرح ہے، یہ ایک دفعہ

thoughts afterthoughtsفیصلہ کریں پھر اس سے پیچھے نہ مڑیں، حکومت کی خدمت میں درخواست ہے، سینیئر منسٹر بھی آ گئے، مثال کے طور پر لوکل باڈیز میں الیکشن تھا، لوکل باڈیز الیکشنز ہو گئے، اختیارات بھی دیئے لیکن جب پتہ چلا کہ ہم میجارٹی میں نہیں ہیں تو آہستہ آہستہ After every third day, after a weakایک ایک امنڈمنٹ آتی رہی، یہاں تک کہ کھوکھلا بنا دیا۔ آپ لوگ اعتبار نہیں کر رہے ہیں کہ آئندہ کیلئے لوکل باڈیز میں کیا ہو گا کیا نہیں ہو گا؟ ?This is why، میں یہ کہتا ہوں کہ ایک بات کرو اور اسی پر قائم رہو، ان شاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن اگر آپ یوٹرن لیں گے تو اس دفعہ ہم اجازت نہیں دیں گے یوٹرن لینے کیلئے ان شاء اللہ۔ دوسری بات یہ ہے کہ بجٹ میں کوئی میگا پراجیکٹ، کوئی بڑا منصوبہ ہم نے نہیں دیکھا ماسوائے سوات ایکسپریس وے اور بی آر ٹی کے، ٹھیک ہے بی آر ٹی تو میں کہتا ہوں کہ اللہ کرے کہ یہ خیریت سے اپنے انجام کو پہنچے لیکن یہ نظر نہیں آ رہا کہ 2023 سے پہلے آپ لوگ اس کو مکمل کریں گے کیونکہ وہ کمپنیاں ایسی ہیں جن کو ٹھیکہ دیا گیا ہے Maqbool Calsonsاور چوہدری عبدالمجید اینڈ سنز، شوکت خان! یہ وہ لوگ ہیں جو ملتان میں پلی بارگین کرتے ہیں نیب کے ساتھ، نیب زدہ ہیں، Blacklisted ٹھیکیدار ہیں، ان کو ٹھیکہ دیا گیا 47 ارب کا، بعد میں Enhance کر کے 59 ارب، پھر Enhance کر کے 75 ارب، ابھی دیکھ رہا تھا کل کے اخبار میں کہ اٹھارہ ارب روپے مزید اس میں Enhancement کر رہے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اس میں Enhancement کی Still گنجائش ہے اور پہلے کہہ رہے تھے کہ ہم تین مہینے میں مکمل کریں گے، پھر چھ مہینے میں، فرسٹ اپریل دیا تھا اپریل۔ دوسرا آپ کو تو یاد ہے، آپ تو ترجمان ہیں My dear, my very respective Member پھر جون کا دیا، ابھی مارچ 2019 کا دے رہے ہیں، مارچ 2019 کی تاریخ دے رہے ہیں بی آر ٹی کے Completion کیلئے، لیکن پچھلی دفعہ تین چار تاریخیں اور وہ پھر جو Several billion rupees اس پر ٹھیکے کے خرچ ہوں گے، اتنی Extension ہو گی، ظاہر شاہ خان! میں بات کر رہا ہوں، Excuse me, thank you، میری عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سچ بولنا، حدیث شریف ہے کہ سچ بولنا جہاد ہے، سچ کو رد کرنا بہت زیادہ گناہ ہے، اب میں کہتا ہوں کہ پچھلی دفعہ خیر جو ہوا سو ہوا، آپ لوگ نئے نئے تھے، گورنمنٹ میں اس دفعہ تجربہ ہے، اس دفعہ پانچ سالہ تجربہ ہے، بہت سے سینیئر لوگ واپس آئے ہیں For the second time, we believe کہ اس دفعہ پرانی غلطیاں نہیں دہرائیں گے اور نہ Corner کریں گے اپوزیشن کو اور نہ Corner کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں کہتا

ہوں کہ اس دفعہ Enough is enough، درانی صاحب نے بتا بھی دیا، ہاں پہلے ہم جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے میٹنگ کریں گے جس طرح آپ کی میٹنگ میں طے ہوا تھا، مسٹر سپیکر! آٹینشن پلیز، سپیکر صاحب! آپ کو یاد ہو گا، آپ کی سربراہی میں میٹنگ ہوئی تھی اور اس میں فیصلہ ہوا تھا کہ اس دفعہ بیٹھیں گے سارے پارلیمانی لیڈرز، In the leadership of the Opposition Leader بیٹھیں گے اور فیصلہ کن بات کریں گے۔ بہت ادب کے ساتھ، بہت Within the four corners of etiquette لیکن اگر ہماری بات وہ نہیں مانیں گے تو پھر آپشنز ہمارے پاس کھلے ہیں، وہ پھر ہم جو ضروری سمجھیں گے وہی کریں گے ان شاء اللہ۔ تو عرض یہ ہے کہ بجٹ تقریر بڑی اچھی تھی، بڑی زبردست اور بڑی خوش کن تھی لیکن اس میں For the first time میں دیکھ رہا ہوں، میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب نوٹ فرما رہے ہیں، For the first time میں دیکھ رہا ہوں کہ دوسری حکومتوں کے بجٹوں کو بھی چھیڑا گیا، By name پارٹیوں کے نام لئے گئے کہ ایم ایم اے گورنمنٹ کی بجٹ، اے این پی اور پیپلز پارٹی کی کولیشن گورنمنٹ کی بجٹ اس طرح تھی، اس طرح تھی، خدا کیلئے اس وقت تو آپ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے جب پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو ہمارے بجٹ پر آپ بحث کیسے کر سکتے ہیں-----

<u>Mr. Speaker</u>: Sher Azam Wazir Sahib! Would you please conclude?

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: میں کہتا ہوں کہ یہ بجٹ سیاست زدہ نہ کریں، اس بجٹ کو سیاست زدہ نہ کریں، یہ بجٹ تو سب کا ہے-----

<u>Mr. Speaker:</u> Time is over, please. You have taken more than sufficient time which is fixed for the Parliamentary Leader that was fixed only fifteen minutes. It's half an hour, please, because we have a list of thirty four people,

اور چار گھنٹے کا ٹائم ہوتا ہے Daily، There are four days for this debate اگر آپ ایک ایک گھنٹے کی سپیچ کریں گے تو صرف Sixteen Members can be adjusted، سولہ ممبرز صرف تقریر کر سکتے ہیں۔ Opposition Leader has taken sufficient time, he is representing entire opposition, so you please, you are representing your own party, be in limits of time, be in limits of time, but I have given more than-----

<u>Mr. Sher Azam Khan</u>: For tomorrow, day after tomorrow-----

Mr. Speaker: I will give time on any other occasion but this is the specific budget related speeches, you know the budget has been tabled-----

Mr. Sher Azam Khan: Alright, thank you very much, thank you very much-----

Mr. Speaker: The Finance Minister is taking notes; restrict yourself upto the budget-----

Mr. Sher Azam Khan: Thank you very much-----

جناب سپیکر: اور پارلیمانی لیڈر، میں سمجھتا ہوں سردار یوسف صاحب نہیں ہیں Are you ready? اور کون کرے گا؟ Maulana Lutf-ur-Rehman Sahib! Are you ready?

جناب لطف الرحمان: میں تو سوچ رہا تھا کہ میں نے کل کرنی ہے آج سارے پارلیمانی لیڈرز کریں گے۔

جناب سپیکر: کل کرلیں چلیں، کل کرلیں آپ، میں عنایت اللہ صاحب کو آج موقع دے دیتا ہوں، آپ کل کرلیں۔

جناب لطف الرحمان: لیکن میں آج بھی کرسکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جیسے آپ کی مرضی ہے، لطف الرحمان صاحب! ٹائم ہے، آج کرتے ہیں کل کرتے ہیں، It is up to you، عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور میں کوشش کروں گا کہ میں Time limit کے اندر اپنی بات کو مکمل کروں۔ جناب سپیکر! جو وائٹ پیپر ہے اور فنانس کی جو بجٹ سپیچ ہے، میں انہی دونوں پہ Focus کروں گا اور بجٹ کے اندر جو Contradictions ہیں، میں فنانس منسٹر کی توجہ اس طرف دلاؤں گا اور میں Expect کروں گا کہ وہ اپنی Concluding speech کے اندر ان کی وضاحت کریں۔ فنانس منسٹر صاحب نے سرپلس بجٹ پیش کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ بجٹ تیس بلین سرپلس بجٹ ہے، جناب درانی صاحب نے اس پہ بات کی ہے اور اس میں ان کا جو پچھلے سال کا وائٹ پیپر ہے اور پچھلے سال کا بجٹ ہے اور Projections ہیں، وہ جبکہ ان کی پوری نہیں ہوئیں اور Revised Budget میں ان کا چھ سو تین ارب سے بجٹ کم ہو گیا تو اس کا حوالہ دیا۔ آپ نے یہ سرپلس بجٹ، یہ Foreign Projects

Assistance کی بنیاد پہ پیش کیا ہوا ہے، میں آپ کو یاد دلاؤں کہ پچھلے سال آپ نے اپنے بجٹ کے اندر 82 بلین Foreign Projects Assistance show کی ہے، آپ کو 38.5 بلین ملے ہیں، یہ آپ کے وائٹ پیپر کے اندر موجود ہے اور اس مرتبہ Again آپ نے اکتیس ارب Foreign project assistance میں Show کئے ہوئے ہیں، میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ ہسٹری تھوڑا پڑھیں کی کہ آپ کو کبھی بھی جو Projected amount ہے Foreign Project Assistance، اس میں سے پچاس فیصد سے زیادہ نہیں ملتے ہیں، آپ یہ کیسے Ensure کریں گے، اکتیس ارب کو کیسے Ensure کریں گے، آپ تھوڑا ایوان کو اپنی Concluding speech میں بتائیں؟ آپ جس بنیاد پہ اس کو سرپلس بنا رہے ہیں، یہ جو Projections آپ نے Shared Taxes کی کی ہیں، Straight Transfers کی کی ہے، جو Projections آپ نے اپنے Own Receipts کی کی ہیں، اپنے ریونیوز کی کی ہے، آپ گزشتہ پانچ سال کو دیکھیں، آپ کی Projections جو ہیں، وہ 65 بلین سے لے کر 70 بلین تک ہر سال کم آتی ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تیس بلین آپ یہ کما رہے ہیں اور 60/65 بلین آپ مزید کما رہے ہیں تو آپ کا یہ بجٹ، اگر اس میں آپ کی جو ڈالر کی قیمت بڑھی ہے، روپے کی قیمت Devaluate ہو گئی ہے، آپ اس کو اس میں Add کریں گے تو آپ کا یہ بجٹ More than 100 billion خسارے کا بجٹ بنتا ہے، اسلئے میرا خیال ہے کہ میں آپ سے Expect کر رہا تھا کہ آپ ٹیکنوکریٹ ہیں، پروفیشنل ہیں، آپ کے سیکرٹری بھی بڑے Competent ہیں، آپ دونوں ایک نئے پاکستان کا بجٹ پیش کریں گے لیکن آپ نے اسی پرانی روایت کو برقرار رکھا ہے اور اسی پرانے راستے پہ آپ چلے ہیں اور وہی Status quo کا بجٹ آپ نے پیش کیا ہوا ہے۔ آپ نے ایم ایم اے اور اے این پی اور پیپلز پارٹی کی بات کی ہے کہ یہ ساری چیزیں ہمیں ان سے ملی ہیں، تو میں آپ کو دو تین چیزیں بتانا چاہتا ہوں، میرا خیال ہے کہ ان کی حکومتوں کے اندر Weaknesses بھی ہوں گی لیکن دو چیزیں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ نے اپنی تقریر کے اندر اس صوبے کے اندر Fiscal space کا گلہ کیا ہے کہ اس صوبے کے اندر کام کیلئے ہمارے پاس Fiscal space نہیں ہے، پیسے نہیں ہیں، آپ کو میں بتاؤں کہ اس صوبے کے اندر اگر آپ کو Fiscal space ملا ہے تو ان دو حکومتوں کی وجہ سے ملا ہے، میں آپ کو Prove کر رہا ہوں کہ کیسے ملا ہے آپ کو؟ یہ جو آپ کی نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی Arbitration ہے جس طرح درانی صاحب نے ذکر کیا، سراج صاحب فنانس منسٹر تھے، درانی صاحب چیف منسٹر تھے، آپ خود اس

کے سپیکر صاحب! گواہ ہیں کہ اس وقت Arbitration Tribunal بنا، اس کے Decision کے نتیجے میں آپ کو اس وقت تک 100 بلین روپے ملے ہیں، مزید آپ کو ملنے ہیں، آپ کی Uncapping بھی اس وجہ سے ہوئی ہے، آپ کا More than 100 billion space اس فیصلے کے نتیجے میں Create ہوا ہے۔ پہلی مرتبہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں 2010 میں این ایف سی ایوارڈ ہوا، این ایف سی ایوارڈ کے اندر صوبوں کا Vertical share تریالیس ارب سے بڑھ کے ستاون ارب پہ پہنچ گیا اور جب ستاون ارب پہ پہنچ گیا تو More than 100 billion fiscal space آپ کا اس سے Create ہوا، اسلئے یہ دو حکومتیں ایسی تھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اپنی سیٹ پہ تشریف رکھیں۔

جناب عنایت اللہ: کہ جس کی وجہ سے آپ کو بڑا Fiscal space create ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو Strength کا، ان کی Strength کا کم از کم ذکر کرنا چاہیئے تھا۔ ایم ایم اے کی حکومت میں ایک Debt repayment اور Debt Management Policy بنی جس کے نتیجے میں یہ آپ کے پچھلے سال کے وائٹ پیپر کے اندر موجود ہے، 18-2017 کے وائٹ پیپر کے اندر موجود ہے کہ جس میں بائیس ارب روپے مہنگے قرضے واپس کئے گئے اور بائیس میں سے سولہ ارب ایم ایم اے کے دور میں واپس کئے گئے ہیں اور اس وجہ سے سالانہ آپ کو پانچ ارب روپے Saving ہو رہی ہے ان مہنگے قرضوں کی واپسی سے، اسلئے Fiscal space کیلئے پرانی حکومتوں نے بڑی Effort کی ہے۔ میں آپ کو یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ کے اندر آپ نے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا سو بلین کسی جگہ ذکر کیا ہے کہ یہ جو اٹھارہ ارب ہے، یہ Interim arrangement ہے اور سی سی آئی کے اندر آپ کا یہ Right مانا گیا ہے، پرویز خٹک صاحب کی قیادت میں ہم تمام پارلیمانی لیڈرز نے اس کیلئے جدو جہد کی ہے، میں اس کو بھی Acknowledge کرتا ہوں کہ پرویز خٹک صاحب کی قیادت میں جس طرح انہوں نے تمام پارلیمانی لیڈرز کو ساتھ لے کر اس کیلئے جدو جہد کی اور سو بلین ہمارا حق بنتا ہے اور وہ سی سی آئی نے Admit کیا ہوا ہے، فیڈرل گورنمنٹ میں Admit ہوا ہے، اس وقت فیڈرل گورنمنٹ بھی آپ کی ہے، صوبائی حکومت بھی آپ کی ہے، ہم آپ سے یہ Expect کر رہے تھے کہ آپ اس کو 'پروجیکٹ' کریں گے، آپ کے بجٹ کے اندر یہ سو بلین 'پروجیکٹ' ہوں گے، چلو آپ نے اس وقت یہ 'پروجیکٹ' نہیں کیے ہیں، ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں اس ایوان کے Through کہ آپ اگلے بجٹ میں ہم سے وعدہ کریں، اپنی

Concluding speech میں ہم سے وعدہ کریں کہ یہ سو بلین جو اس صوبے کا حق ہے، جو آپ کیلئے Fiscal space create کرے گا، جو آپ کی ڈیویلپمنٹ کیلئے Space provide کرے گا، ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگلے بجٹ میں اس سو بلین کو 'پروجیکٹ' کریں گے۔ ایجوکیشن اور ہیلتھ کے حوالے سے آپ نے بات کی ہے کہ یہ ہماری Top priority رہی ہیں، ویسے Top priority جو آپ نے بجٹ میں دی ہوئی ہے، اس میں ایجوکیشن ٹاپ پہ ہے، دوسرے نمبر پر پولیس جس کو آپ نے سیکورٹی کا نام دیا ہوا ہے، تیسرے پہ ہیلتھ ہے، پرانے زمانے میں پہلے پہ ایجوکیشن ہوا کرتی تھی، دوسرے پہ ہیلتھ، سیکورٹی تیسرے نمبر پہ تھی، بہر حال وہ ہم مانتے ہیں کہ صوبے کے مخصوص حالات کی وجہ سے آپ نے اس کو بڑھادیا ہے لیکن میرا خیال ہے اور میرا Claim ہے اور میں آپ کو بجٹ کے وائٹ پیپر کے اندر وہ Pages quote کرتا ہوں کہ آپ نے ہیلتھ اور ایجوکیشن کو Top priority پہ نہیں رکھا ہے، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ Top priority آپ کی روڈ ہے، آپ Revised Estimates دیکھ لیں، آپ نے ڈیویلپمنٹ کے اندر روڈ کیلئے ابتداء میں کوئی تیرہ ارب روپے رکھے ہیں اور آپ کے Revised Estimates کے اندر روڈز کیلئے آپ کے پاس کوئی انیس ارب ہیں جبکہ آپ نے ایجوکیشن اور ہیلتھ، آپ کی ایجوکیشن کیلئے جو Projected amount تھی، وہ چودہ ارب تھی اور Revised میں وہ 8.9 ارب ہے، Revised میں آپ کے وائٹ پیپر کے اندر ایجوکیشن کا ڈیویلپمنٹ بجٹ 14 ارب تھا اور آپ 8.9 ارب اس میں Revised میں لے آئے ہیں، آپ ہیلتھ کے بجٹ کو بارہ ارب سے نو ارب پہ لے آئے ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ آپ کی Top priority roads ہیں یا ایجوکیشن ہے یا ہیلتھ ہے؟ آپ کا یہ وائٹ پیپر بتارہا ہے کہ آپ کی Top priority روڈ ہے، وہ ایجوکیشن اور ہیلتھ نہیں ہیں، وہ پولیس ہے، ایجوکیشن اور ہیلتھ چوتھے اور پانچویں نمبر پہ چلی گئی ہیں۔ ویسے فنانس منسٹر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، آپ نے کہا ہے کہ ہم اپنی جی ڈی پی کا چار فیصد ایجوکیشن پہ خرچ کرتے ہیں، آپ ایکسپرٹ ہیں، آپ مجھے بتائیں پراونشل جی ڈی پی کیسے Calculate کرتے ہیں، آپ کا یہ Source کہاں سے ہے، آپ کے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے یہ Calculate کی ہے کہ آپ کا پراونشل جی ڈی پی جو ہے، اس کا Volume یہ ہے، آپ بتانا چاہیں گے مجھے اس Calculation کا پروسیجر کہ کیسے آپ نے اس کو Calculate کیا ہے؟ آپ نے ہیلتھ اور ایجوکیشن کی بات کی ہے، عاطف صاحب تشریف رکھے ہوئے ہیں، ایجوکیشن کے حوالے سے اکنامک سروے آف پاکستان کی جو 18-2017 کی اکنامک سروے کی

رپورٹ ہے، اس میں 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 میں لٹریسی ریٹ 53 فیصد Show کیا گیا ہے اور 2016 میں 53 فیصد Show کیا گیا ہے، تو اگر آپ کہتے ہیں کہ بہتری آئی ہے، میرے ساتھ Latest figure نہیں ہے، آپ 18-2017 کے فگرز پیش کریں کہ بہتری کیسے آئی ہے؟ میں آپ کو ایک دوسرا فگر اکنامک سروے آف پاکستان سے Quote کرنا چاہتا ہوں، اکنامک سروے آف پاکستان میں آپ کی جو Net enrolment ہے، وہ 13-2012 میں کوئی 54 فیصد ہے اور وہ گھٹ کے 53 فیصد رہ گئی ہے جو کہ اکنامک سروے آف پاکستان کی Latest report میں اس کا ذکر ہے، تو جناب سپیکر! 18-2017 کے Fresh figures آپ پروڈیوس کریں یا ایوان کو بتائیں کہ جی اتنے پیسے ایجوکیشن کے اوپر خرچ ہو رہے ہیں، کیا اس کا کوئی ریزلٹ نکل رہا ہے کہ نہیں نکل رہا ہے؟ میں صحت انصاف کارڈ کے اوپر بھی بات کروں گا کہ آپ نے اس کا ذکر کیا ہے اپنی تقریر کے اندر، یہ Net اس کی جو Enrolment ہے، وہ 1.5 ملین ہے جو کہ آپ کی اپنی تقریر کے اندر 20 ملین ہے، اس پہ آپ Clarify کریں کہ آپ کیسے اس کو، میرے ساتھ جو Figure available ہے، آپ کی تقریر کے اندر 20 ملین ہے، اس کو آپ Clarify کریں۔ میں اس کے حوالے سے آپ کو ایک تجویز بھی دینا چاہوں گا کہ جو آپ کا صحت انصاف کارڈ ہے، اس کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات ہیں، آپ نے پانچ لاکھ Upper limit رکھی ہوئی ہے اور آپ نے اس میں بیماریاں Specify کی ہوئی ہیں، کینسر کی کوئی خاص قسم آپ نے Specify کی ہوئی ہے تو کوئی دوسرا کینسر کسی کو ہو تو اس کو Refuse کیا جاتا ہے، میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے کیوں پرائیویٹ سیکٹر ہاسپٹلز کو سلیکٹ کیا ہوا ہے؟ آپ یہ پیسے کیوں پرائیویٹ سیکٹر ہاسپٹلز میں بھیج رہے ہیں؟ آپ یہ پیسے اپنے ہاسپٹلز کو کیوں ٹرانسفر نہیں کر رہے ہیں؟ آپ نے کیوں حکومت کے Tax payers money کو اسٹیٹ لائف انشورنس میں ٹرانسفر کیا ہوا ہے؟ اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ 'ڈان' کی ایک رپورٹ میں نے پڑھی ہے، وہ آپ Collect کر کے خود آپ اس کو دیکھ لیں کہ بنوں کے اندر جو Infant mortality rate ہے، وہ پورے پاکستان سے زیادہ ہے اور اس وقت Rural areas کے اندر ڈاکٹروں کو آپ نے بڑا پیکج دیا لیکن میرے اپنے گھر کا جو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل ہے، اس کے اندر اٹھارہ میں سے دو ڈاکٹرز موجود ہیں، یہ سارے جو Underdeveloped areas ہیں، جو Backward Districts ہیں، سب کے اندر یہی Situation ہے۔ آپ نے لوکل گورنمنٹ کی بات کی ہے، پچھلے سال اور اس سے پچھلے والے سال تین سال مسلسل لوکل گورنمنٹ کو جو

Projected amount آپ کے وائٹ پیپر کے اندر موجود ہے، اس کو ففٹی پرسنٹ دیا ہے، ابھی تک باون ملین ان کو ٹرانسفر ہوا ہے اور ان کا حق بنتا ہے ایک سو پندرہ ارب، کیا آپ ایوان کو یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ اس سال آپ نے انتیس ارب کی جو Projection کی ہے، وہ آپ ٹھیک طریقے سے ان کو ٹرانسفر کریں گے؟ میں آپ سے یہ ایشورنش ایوان کے اندر چاہتا ہوں کیونکہ یہ بات آپ نہیں کر سکتے کہ ہمارے ساتھ پیسے نہیں ہیں؟ آپ کے Revised Budget میں لوکل گورنمنٹ کے پیسے کم ہوتے ہیں اور جو پراونشل اے ڈی پی ہے، وہ بڑھ جاتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر خزانہ صاحب کی توجہ جنرل سیلز ٹیکس آن سروسز کی طرف دلانا چاہتا ہوں، یہ وہ ایریا ہے کہ جس پہ آپ کو Fiscal space create ہو گا لیکن ہم Stuck ہیں دس بلین پہ، We are stuck on ten billion, we are stuck on ten billion، آپ کو میں فگر پنجاب کا Quote کر رہا ہوں اور آپ کو میں بلوچستان کا Figure quote کر رہا ہوں اور میں آپ کو سندھ کا Figure quote کر رہا ہوں، 223 ارب پنجاب Collect کر رہا ہے، 105 ارب سندھ Collect کر رہا ہے And do you know کہ بلوچستان بھی Is catching up وہ 7.1 بلین جو ہے Collect کر رہا ہے، یہ وہ ایریا ہے کہ آپ نے کہا، آپ نے خواہش کا اظہار کیا، اظہار ایسی چیز ہے کہ خواہشات کے اوپر نہیں ہوتی ہے، اس کیلئے آپ کو پلان کرنا پڑتا ہے، نہ آپ کے وائٹ پیپر کے اندر پلان ہے، نہ آپ کی بجٹ سپیچ کے اندر کوئی پلان ہے کہ آپ Collection کو کیسے بڑھائیں گے؟ یہ جو Collection ہے، اس پہ اگر آپ توجہ نہیں دیں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ اپنا Fiscal space create کر سکیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! ایک Important sector جو ہے، وہ زراعت ہے، ایری گیشن، فشریز، لائیو سٹاک، آبپاشی، انرجی یہ وہ سیکٹرز ہیں کہ جن پر انویسٹ کر کے آپ اس صوبے کیلئے ریونیو جنریٹ کر سکتے ہیں لیکن آپ نے یہ فگر پڑھا ہے، ان سب کو کل ملا کے 24 ارب روپے مل رہے ہیں اور زراعت کا میں آپ کو Figure quote کر رہا ہوں کہ جس کے بارے میں فنانس منسٹر کی سپیچ میں ہے کہ یہ پچیس پرسنٹ ہماری جی ڈی پی کا حصہ ہے اور پچاس پرسنٹ جو Workforce ہے، وہ اس سے Belong کرتا ہے۔ آپ نے زراعت کو ایک فیصد سے تھوڑا اوپر ڈیویلپمنٹل بجٹ میں دیا ہوا ہے، تو اگر آپ کہتے ہیں کہ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے، آپ ہمیں کتابوں میں پڑھاتے ہیں اور تقریر میں بھی کہتے ہیں اور آپ کی بجٹ سپیچ میں بھی ہوتا ہے اور اس کی ڈیویلپمنٹ کیلئے ایک فیصد پیسے رکھتے ہیں تو آپ کیسے نئے پاکستان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کریں گے؟

میں اے ڈی پی کے اوپر دو تین باتیں کرنے کے بعد Conclude کروں گا۔ جناب سپیکر صاحب! یہ جو اے ڈی پی ہے، یہ میں نے پی اینڈ ڈی والوں سے پوچھا کہ یہ جو پی ایف سی کے اندر ہم تقسیم کرتے ہیں لوکل گورنمنٹ اور ایک فارمولے کی بنیاد پر تقسیم کرتے ہیں، آپ یہ اے ڈی پی فارمولے کی بنیاد پر کیوں تقسیم نہیں کرتے کہ جس میں آپ پاپولیشن کو Weightage دیں، جس میں آپ Backwardness کو Weightage دیں، جس میں آپ Poverty کو Weightage دیں، جس میں Leg-up infrastructure دیں، نتیجتاً گزشتہ بیس پچیس سال سے میں حکومتوں کے اندر ہوں اور Sectoral allocation میں لوگ رہ جاتے ہیں جیسے چیف منسٹر، منسٹرز وغیرہ اور اس میں ایم پی ایز بھی Ignore ہوتے ہیں، کیا آپ اس کیلئے تیار ہیں، اگر آپ نیا پاکستان بنانا چاہتے ہیں، آپ Status quo کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو آپ کا پہلا نقطہ آغاز ڈیویلپمنٹ ہے، Even development, inclusive development, equitable development آپ اس کیلئے تیار ہیں کہ آپ اے ڈی پی کسی فارمولے کی بنیاد پر تقسیم کریں؟ آپ Sectoral وہ نہ کریں کہ آپ صوابی، مردان، چارسدہ، پشاور اور چند اضلاع پہ Focus رکھیں، آپ کا جو Hundred days plan ہے، آپ کا جو منشور ہے، اس کے اندر آپ نے لکھا ہوا ہے کہ جو Backward Districts ہیں اور Backwards Regions ہیں، ان کیلئے ہم سپیشل پیسے رکھیں گے، آپ مجھے بتائیں گے کہ اس بجٹ کے اندر اس کیلئے سپیشل پیسے کہاں ہیں؟ آپ یہ جگہ مجھے بتادیں۔ آپ نے دو ارب روپے بلاک ایلوکیشن رکھی ہے، آپ نے اے ڈی پی کے اندر بھی بلاک ایلوکیشن رکھی ہے، کیا یہ سپریم کورٹ کا جو Decision ہے راجہ پرویز اشرف کیس میں، جس میں انہوں نے بلاک ایلوکیشن کو بند کیا ہوا ہے، جس میں Projects identification پہ انہوں نے کہا کہ آپ یہ کریں اور ہر Approval آپ کیبنٹ سے لیں، کیا یہ سپریم کورٹ کے اس Decision کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ آپ نے Laws کی بات کی ہے، ویسے Laws کی Implementation کی آپ Performance Evaluation Report اس اسمبلی کے اندر پیش کریں، آپ آڈٹ پیش کریں کہ آپ کے احتساب کمیشن کا کیا بنا، جو احتساب کمیشن آپ نے بنایا، اس کا کیا بنا؟ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ جو Conflict of Interest Law آپ نے بنایا ہے، اس پہ کتنی Implementation ہے؟ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ جو Right to Public Services Law آپ نے بنایا ہے، اس کی کیا Status ہے؟ Right to Information جو آپ کا کمیشن بنا ہے، اس کی کیا

Laws جو بنے ہیں، ان کا کیا Output ہے؟ میرا خیال ہے کہ یہ جو موجودہ بجٹ ہے آپ کا، اس بجٹ کے اندر آپ نے اپوزیشن کے، جس طرح درانی صاحب نے اشارہ کیا، ایک تو آپ نے ایلوکیشن کم رکھی ہے، آپ نے اپوزیشن کی تیس کروڑ کی سکیم کیلئے ایک کروڑ روپے رکھے ہیں، مثلاً میں آپ کو دو میگا پراجیکٹس اپر دیر اور لوئر دیر کے بتانا چاہتا ہوں، آپ نے لوئر دیر کے میڈیکل کالج کیلئے پانچ کروڑ روپے رکھے ہیں، تین ارب کے پراجیکٹ کیلئے آپ نے پانچ کروڑ روپے رکھے ہیں، اپر دیر کے اندر انجینئرنگ یونیورسٹی کے کیمپس کیلئے آپ نے تین کروڑ رکھے ہیں اور میرے اپنے جو پی ٹی آئی کے Colleagues ہیں، ان میں سے میں نے اعظم خان سے کہا کہ ایک آر ایچ سی میرے حلقے میں اور ایک آر ایچ سی ان کے حلقے میں ہیں، وہ دونوں ڈراپ ہو گئے ہیں، میں ہیلتھ منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا اور ان کی توجہ چاہوں گا کہ اگر آپ وہ دوبارہ شامل نہیں کریں گے تو پھر کورٹ جانے کا راستہ ہمارے لئے کھلا رہے گا۔ میری Constituency میں، اکبر ایوب صاحب اگر کہیں تشریف رکھے ہوئے ہوں تو میرا ایک روڈ ایسا ہے کہ جو اسی فیصد مکمل ہو چکا ہے جو پچھلے سال آپ کی Due for completion سکیموں میں موجود تھا "شنگاڑہ درہ روڈ" کے نام سے، اس روڈ کو بغیر کسی وجہ کے ڈراپ کیا گیا ہے۔ میرا ایک مینجمنٹ سائنسز کالج ہے، اس کو ڈراپ کیا گیا ہے، یہ تین پراجیکٹس تو صرف میرے ایسے ہیں کہ جن کو ڈراپ کیا گیا ہے، اسلئے میں نے یہ سارے پراجیکٹس دیکھے ہیں، میں کٹ موشنز کے اوپر بھی اس پہ بات کروں گا، اگر آپ اس کو بحال نہیں کریں گے، ظاہر ہے میرے لئے پھر مجبوری ہو گی کہ میں کورٹ کا راستہ اختیار کروں گا لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ بجٹ جو ہے، میں آپ سے Expect کر رہا تھا کہ آپ نئے پاکستان کا بجٹ پیش کریں گے، آپ کے اس بجٹ کے اندر کوئی ڈائریکشن ہو گی، آپ کے اس بجٹ کے اندر Clarity ہو گی، اس کے اندر ایک ویژن ہو گا، میں نے آپ کے بارے میں سنا تھا کہ آپ Educated ہیں، آپ کا Exposure ہے، فنانس کی Expertise ہیں آپ کی، آپ کے سیکرٹری بھی Outstanding ہے، ایک اچھا سیکرٹری ہے، Competent Secretary ہے، میں آپ دونوں سے ایک اچھا Budget expect کر رہا تھا لیکن یہ بجٹ مجھے نئے پاکستان کا بجٹ نہیں لگ رہا ہے، یہ وہی پرانا بجٹ ہے، وہی فگرز ہیں، وہی Projections ہیں، یہ وہی Status quo کا بجٹ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: اسلئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اپوزیشن کے ساتھ Meaningful consultation کریں اور جس طرح درانی صاحب نے کہا ہے، ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کو صحیح مشورہ دیں گے، ہم آپ کو Misguide نہیں کریں گے، ہم آپ کو آپ کے ویژن کے مطابق، پرانے سے بھی پرانے، پانچ سالہ جتنے بھی بجٹ آرہے ہیں، اسی کی طرح ہیں۔ تو سپیکر صاحب! میں آپ کا زیادہ وقت مزید نہیں لینا چاہتا لیکن میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ جو مہنگائی کا سیلاب آ گیا ہے، اس میں بھی کسی دن آپ اس اسمبلی کے اندر ڈسکشن اور ڈیبیٹ کریں کیونکہ لوگ اس کو Afford نہیں کر پا رہے ہیں، آپ کا ڈالر جو ہے مزید ایک سو پچاس، اگر آپ آئی ایم ایف کے پاس جا رہے ہیں تو ڈالر مزید بڑھے گا، روپے کی قیمت مزید Devalue ہو گی، ایک سو پچاس روپے تک ڈالر پہنچ جائے گا، آپ اس پہ بھی کسی دن ڈیبیٹ کریں کہ آپ لوگوں کو ریلیف کیا دے رہے ہیں؟ آپ کے روپے جو بیس پچیس فیصد Devalue ہوتی ہے لیکن آپ تنخواہوں کے اندر ریلیف دس فیصد دیتے ہیں، تو کیا یہ جو چل رہا ہے، یہ لوگوں کے ساتھ آپ انصاف کر رہے ہیں؟ میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔ تھینک یو ویری مچ سر۔

Mr. Speaker: Thank you Inayatullah Sahib. Now, I request Mr. Shaukat Yousafzai Sahib, please.

جناب شوکت علی یوسفزئی: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ سب سے پہلے تو سپیکر صاحب! میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپوزیشن لیڈر کا اور اپوزیشن ممبران کا کہ انہوں نے تنقید بھی کی اور ساتھ تجاویز بھی دیں اور یہ حکومت کیلئے اچھی بات ہوتی ہے اور کوئی اچھی بات ہو تو اس کی اصلاح ضرور کرنی چاہیئے۔ بہت ساری باتیں ہوئیں کہ جی یہاں پر فگرز غلط بتائے گئے ہیں، Surplus Budget دکھایا گیا ہے اور یہ کہ ڈالر کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے، اس کے اثرات اس ملک پہ کیا ہوں گے؟ میرے خیال میں ہم سب کو پتہ ہے کہ مشکلات ہیں اور میرے خیال سے اس حکومت نے کسی چیز کو چھپایا نہیں ہے، جو اصل حقیقت ہے اور جو حقائق ہیں، وہ قوم کے سامنے رکھ دیئے ہیں، اب آئی ایم ایف میں جانا ہے یا نہیں جانا ہے، یہ حکومت اپنا فیصلہ کرے گی کیونکہ قرضے لینا کوئی اچھی بات نہیں ہے اور نہ ہی بری بات ہے، دونوں صورتوں میں آتے ہیں، اگر آپ قرضے لیکر صحیح جگہ پہ انویسٹ کرتے ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے لیکن اگر آپ قرضے لیکر بوجھ بناتے ہیں جیسے 12-2011 میں چھ ہزار ارب کا قرضہ تھا پاکستان کے اوپر لیکن 2018 میں یہ قرضہ تیس ہزار ارب تک پہنچا اور ابھی تک وہ قرضہ اسی طرح ہی ہے۔ اسی طرح گیس میں جاتے جاتے ایک سال میں ایک سو چوون ارب کا خسارہ، پھر آپ دیکھیں کہ پی آئی اے میں 61 میں

جناب سپیکر! صرف اکہتر ارب پی آئی اے خسارے میں تھا لیکن 2018 یعنی 2008 سے لیکر 2018 تک 375 ارب خسارے پہ پہنچا، تو یہ ایک لمبی عمر لگتی ہے، اس کیلئے کسی حکومت نے کوئی پالیسی، معاشی پالیسیاں کس طرح بنائی ہوں گی، کس طرح اس میں مسائل پیدا ہوئے ہوں گے، کوئی ایسا تو نہیں ہے کہ ہمارے ڈیڑھ مہینے میں سارا بجٹ ہی صاف ہو گیا، خزانہ بھی صاف ہو گیا؟ تو جناب سپیکر! ہماری پالیسی میں چار پانچ چھ مہینے لگیں گے جس کے اثرات عوام پر پڑیں گے، اس وقت جو اثرات ہیں، یہ وہ اثرات ہیں جو قرضے لئے گئے اور ایسی جگہوں پر خرچ ہوئے جہاں سے آمدن نہیں تھی، جہاں وہ قرضے "ڈوب" ہوتے رہ گئے اور اس کا خمیازہ آج یہ قوم بھگت رہی ہے جو مہنگائی کی صورت میں، ڈالر کے اوپر چڑھنے میں، یہ ایک مہینے دو مہینے کی بات نہیں ہو سکتی جناب سپیکر! تو یہ ساری چیزیں جہاں جہاں غلطیاں ہوئی ہیں، اگر کسی نے کی ہیں تو میرے خیال سے غلطی ماننی چاہیئے، اگر آج ہم کوئی غلطی کرتے ہیں تو میرے خیال سے ہمیں بھی ماننی چاہیئے۔ چونکہ اس ملک کو چلانا ہے، آپ نے قرضہ لیا ہے، آپ نے قرضہ واپس کرنا ہے، یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ نے قرضے لئے ہیں، آپ نے دیکھے ایک وقت میں، یہ وفاق کی ڈیبیٹ یہاں نہیں ہونی چاہیئے لیکن چونکہ ہم سارے اسمبلی کے ممبران ہیں اور عنایت اللہ صاحب کی یہاں سے تو بڑی اچھی ہمارے بجٹ کی تعریف بھی ہوتی تھی، آج وہ وہاں چلے گئے ہیں تو ہو سکتا ہے وہ خامیاں زیادہ واضح ہو گئی ہوں گی لیکن انہوں نے کہا کہ اس پہ بحث ہونی چاہیئے، بالکل بحث ہونی چاہیئے لیکن آپ یہ دیکھیں کہ آٹھ ہزار ڈالر جو قرضہ لیا سٹیٹ بینک سے اسحاق ڈار صاحب نے اور وہ مارکیٹ میں ٹھونس دیا اور اس کے بعد پھر سٹیٹ بینک سے کہا کہ جی پیسے چھاپو، تو اس کے اثرات تو کہیں نہ کہیں نظر آنے تھے نا جناب سپیکر! تو وہ حکومت گئی، اس کے اثرات نظر آ گئے، تو یہ ایک الگ ڈیبیٹ ہے، اس پر ہم ڈیبیٹ کرنے کیلئے بھی تیار ہیں، جب بھی آپ کہیں ان شاء اللہ تعالیٰ لیکن اس میں مہنگائی پہ ہمیں بھی افسوس ہے، ہم تو Directly عوام کی بات کرتے ہیں ورنہ آپ دیکھیں تیس چالیس سال کا اگر پارلیمنٹ کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں، فیڈرل گورنمنٹ کی میں بات کر رہا ہوں، کس حکومت نے عوام کا سوچا ہے؟ اگر آج ہم کہتے ہیں کہ پچاس لاکھ مکان بناتے ہیں، کہتے ہیں نہیں بن سکتے، تو یہ تو بڑے بڑے کام ایسے تھے جو نہیں ہو سکتے تھے، لوگ کہتے تھے عمران خان حکومت میں نہیں آ سکتا، اس کو سیاست نہیں آتی، آج وہ حکومت میں بھی آ گیا اور احتساب کا عمل بھی شروع ہو گیا، تو جو کہتے تھے کہ نہیں ہو سکتا، ہو گیا، جس کی ایک سمت ہونی چاہیئے جناب سپیکر! حکومت اپنا لائحہ عمل دیتی ہے، یہ جو سو دن کا پلان ہے، اس پر ہم پورا کام کر رہے ہیں، ہر محکمہ کام کر رہا ہے

اور ان شاء اللہ تعالیٰ سو دن کے بعد آپ کو نظر آئے گا کہ ہم کیا چاہتے ہیں اس ملک کے اندر؟ یہ کہتے ہیں کہ جی پچاس لاکھ گھر نہیں بن سکتے، ہم آپ کو بنا کر دیں گے ان شاء اللہ، آپ کو کیوں فکر لگی ہے، یہ کوئی روٹی کپڑا اور مکان والا نعرہ تو ہے نہیں، ہم تو جو کر رہے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ اس ملک کے اندر ایک کروڑ مکانوں کی ڈیمانڈ ہے، ایک کروڑ مکان اور جس ملک میں جس چیز کی ڈیمانڈ ہو، وہ کام ہو سکتا ہے، ہماری چونکہ اپنی Priority نہیں تھی، آپ دیکھیں پورے انڈیا کے اندر گیارہ پرسنٹ اس کیلئے ہوتا ہے کہ جی آپ پرائیویٹ سیکٹر میں یا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ میں آپ جائیں تو گیارہ پرسنٹ انہوں نے دیا ہے کہ کسی کا مکان نہیں ہو، اسی طرح ملائشیا کے اندر پینتیس پرسنٹ ہے جناب سپیکر! اور پاکستان کے اندر 0.2 پرسنٹ، تو 0.2 پرسنٹ پر آپ کتنے مکان بنائیں گے؟ آپ نہیں بنا سکتے، اس کیلئے حکومت کو فوری کام، امریکہ کے اندر ستر پرسنٹ، آپ دیکھیں کہ وہاں پر کسی کو مکان کی ضرورت نہیں پڑتی ہے، یہاں پہ اسلئے جناب سپیکر! کہ ایک بندہ Salaried class کا ہو، اس بے چارے کی اگر بیس پچیس ہزار تنخواہ ہے تو وہ تو پچاس سالوں میں بھی گھر نہیں بنا سکتا، تو آج اگر حکومت اپنی زمین دے رہی ہے اور اپنا ایک ایسا پلان لیکر آ رہی ہے کہ جس میں ایک Salaried class کے بندے کو، Lower middle class بندے کو اگر گھر بنانے کی سہولت مل رہی ہے تو میرے خیال سے تھوڑا صبر تو کر لیں نا، سال دو سال کر لیں، اگر ہم شروع نہیں کر سکے تو پھر بالکل بے شک آپ اس پر بحث بھی کریں، بات بھی کریں کہ جی آپ نے بات کی اور آپ نے پوری نہیں کی۔ دوسرا سر! اپوزیشن لیڈر صاحب چونکہ بہت ہی تجربہ کار ہیں، اس صوبے کے میرے خیال میں سب سے زیادہ جو مسائل ہیں، مشکلات ہیں، سب سے زیادہ ان کو پتہ ہے اور شاید یہ چونکہ مرکز میں تھے اور وہاں پہ مصروفیات بھی زیادہ ہوتی ہیں ظاہری بات ہے تو صوبے نے جو کچھ کیا، جو اقدامات کئے، وہ ایک ایک پہ تو میں نہیں جاتا لیکن جو بڑی بڑی باتیں ہیں جس کا شاید ان کے منشور میں بھی تھا کہ جی سودی نظام ختم کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم سے وہ کام لیا اور اس اسمبلی سے لیا اور آپ سب جس میں بہت سارے لوگ پرانے بھی بیٹھے ہیں، اپوزیشن لیڈر صاحب پرانے، سب نے ملکر اس اسمبلی سے سودی نظام کے خاتمے کا بل پاس کرایا۔ اسی طرح جناب سپیکر! سکولوں کا نظام آپ دیکھیں کہ آپ ہمارے ساتھ Compare کریں گے ان حکومتوں کے نظام سے، آپ یہ نہیں کریں گے کہ آپ کسی اور ملک کا نظام اٹھا کر ہم سے کہیں کہ جی آپ کا نظام ایسا نہیں ہے، اگر آپ دس سال، پندرہ سال یا باہر آپ جائیں گے پھر اس کے بعد آپ ہمارے ہسپتالوں کو Compare کریں، آپ ہمارے سکولوں کو

Compare کریں کہ ہمارے سکولوں میں ہم نے اپنے دور میں چودہ ہزار، سوری چالیس ہزار اساتذہ بھرتی کئے، کوئی سفارش نہیں، میرٹ پہ کئے۔ اسی طرح تقریباً کوئی سات آٹھ ہزار ڈاکٹرز بھرتی کئے، کوئی سفارش نہیں، میرٹ کے اوپر اور پہلی دفعہ جناب سپیکر! اس کے علاوہ قرآن شریف ناظرہ کے ساتھ پہلی کلاس سے لیکر اور پھر چھٹی سے لیکر بارہویں تک ترجمہ کے ساتھ، تو یہ بہت بڑی خدمت ہے اسلام کی بھی، دین کی بھی اور ہم چونکہ مذہبی لوگ ہیں، یہاں زیادہ تر تو اسلئے ہم نے یہ نہیں کیا کہ ہم نے کسی کالج کو بنا کر اس کا نام رکھا ہو 'عمران خان' اور ہم کہتے ہیں کہ جی 'عمران خان کالج' ہے، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے، ماضی میں جو کچھ بھی ہوا، کسی نے کوئی نام بھی رکھا، اللہ اس کا بھلا کرے، اس نے کام تو کر دیا لیکن ہم کم از کم اگر عمران خان نے ہسپتال بنانا ہوگا تو وہ پھر اپنے اس پہ بنائے گا، اپنی Strength پہ بنائے گا، گورنمنٹ کے پیسوں پہ نہیں بنائے گا اور یہ ہمارا فیصلہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اسی طرح جناب سپیکر! بی آر ٹی پہ انہوں نے خدشات کا اظہار کیا، چونکہ شیر اعظم وزیر صاحب نے میرے خیال سے ایشو اٹھایا، کوشش کریں گے ان شاء اللہ کہ دسمبر تک جو سٹرکچر ورک ہے ان شاء اللہ، (تالیاں) یہ کمپلیٹ ہوگا اور فروری کے End تک یا مارچ تک ان شاء اللہ یہ On ground ہوگا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ جی اس کا آڈٹ ہونا چاہیئے تو Already گورنمنٹ فرانزک آڈٹ کا اعلان کر چکی ہے اور وہ ان شاء اللہ تعالیٰ پرائم منسٹر نے کیا ہے اور وہ صرف یہاں نہیں بلکہ لاہور، اسلام آباد اور پشاور جو بھی بڑے منصوبے ہیں، اگر آپ کسی اور منصوبے کا دینا چاہتے ہیں تو ہم اس کیلئے بھی تیار ہیں، تو جو بھی آپ چاہتے ہیں فرانزک آڈٹ کرانا چاہتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! پہلی دفعہ آپ دیکھیں کہ ہمارا انرجی کا جو سیکٹر ہے، وہ سب سے Ignored sector رہا ہے، اس صوبے میں انرجی اور ٹورازم، یہ دو وہ سیکٹرز ہیں کہ جن سے ہم صوبے کو اٹھا سکتے ہیں، جن میں اگر آج ہم اس پہ تھوڑی سی انویسٹمنٹ کریں، ماحول اور اپنے حالات کو بہتر کریں صوبے کے تو میرے خیال سے اتنی زیادہ انویسٹمنٹ آئے گی جناب سپیکر! اور پہلی دفعہ اس کیلئے اسی کروڑ روپے سے انرجی سیکٹر میں ہم نے تقریباً کوئی چار ارب روپے رکھ دیئے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہم سستی بجلی پیدا کریں تاکہ اس ملک کے اندر Energy crisis جتنا ممکن ہو ختم ہو سکے اور یہ جو IPPs کا بوجھ ہم برداشت کر رہے ہیں، اربوں روپے کا خسارہ جو اس ملک کو مل رہا ہے، اس سے نجات ملے۔ جناب سپیکر! سکولوں کے بجٹ میں آپ دیکھیں 27 percent increase کیا ہے، ہیلتھ کے بجٹ میں 14 percent increase کیا ہے 13

percent،اسی طرح 9.3ارب یہ بنیادی سہولتوں کیلئے دیئے گئے ہیں سکولوں کیلئے، آٹھ لاکھ خاندانوں کو انصاف کارڈز مہیا ہو گئے جناب سپیکر! اور اس میں جو معذور افراد ہیں، ان کو 100 percent جتنے بھی اس صوبے کے معذور افراد ہیں، ان شاء اللہ ان کو صحت کارڈ ملے گا۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! آٹھ ہزار سکولوں اور 187 بی ایچ یوز کو شمسی توانائی پہ ڈالا جارہا ہے اور اس کے علاوہ ہمارا چونکہ آپ کو پتہ ہے نوجوان جو ہیں، وہ اس وقت ایک بہت بڑی فورس ہیں، اس حکومت نے سستے یعنی بلا سود قرضے نوجوانوں کیلئے سکیم بنائی ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار شروع کر سکیں اور جناب سپیکر! چونکہ ہمارے وزیر خزانہ صاحب جو ٹیکنیکل چیزیں ہیں، اس میں وہ خود جائیں گے اور اپنی پوری سپیچ کریں گے، میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں ہمیں بتایا گیا کہ جی یہ خسارے کا بجٹ ہے اور اس میں فگرز غلط بتائے گئے ہیں، ہمیشہ جب بجٹ بنتا ہے تو وفاق کے ذمے صوبے کے جو پیسے ہوتے ہیں، وہ ہمیشہ Commitment ہوتی ہے وفاق کی، جب وفاق Commitment کرتا ہے تو وہ Reflect کرنا لازمی بن جاتا ہے کیونکہ آپ اپنے حق سے دستبردار نہیں ہو سکتے، نہ ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم کہیں کہ جی اس صوبے کا پیسہ ہے تو رہنے دیں، صوبے کا پیسہ Reflect کرنا لازمی ہوتا ہے اور یہ ہم دیکھتے آرہے ہیں کوئی پہلا بجٹ نہیں ہے، ہمیشہ اپوزیشن لیڈر صاحب جب حکومت میں تھے تو ان کے دور میں بھی وہ بتائے جاتے تھے، جو بقایاجات ہوتے تھے ہمارے، وہ ملتے نہیں ملتے، یہ ایک الگ ایشو ہوتا تھا لیکن آپ کو وہ Reflect کرنا لازمی ہوتا ہے، آپ اس سے دستبردار نہیں ہو سکتے، اسلئے ہم نے جو فگرز دیئے ہیں، وہ بالکل درست فگرز دیئے ہیں، اس صوبے کے مفاد میں دیئے ہیں اور میرے خیال سے جو موجودہ حالات ہیں، جو مشکل صورتحال ہے، اس میں اس سے بہترین بجٹ پیش نہیں ہو سکتا تھا۔ جناب سپیکر صاحب! بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب خوشدل خان صاحب!

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر، بجٹ پر بات کرنے کا ایک موقع دیا۔ یہاں میں ایک روایت دیکھ رہا ہوں کہ شوکت یوسفزئی کھڑے ہو کر انہوں نے ہمارے اپوزیشن کے جوابات دیئے، یہ پہلی مرتبہ میں دیکھ رہا ہوں کیونکہ اپوزیشن ممبران کی سپیچز ابھی باقی ہیں، ان کے اعتراضات بھی باقی ہیں اور انہوں نے یہاں پر وفاقی حکومت کی Representation کی ہے، اگرچہ یہاں پر جو زیر بحث بجٹ ہے، وہ صوبائی بجٹ ہے، لہذا یہ جو ذمہ داری بنتی ہے، یہ ہمارے فنانس منسٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہمیں جواب دے دیں، وہ

ٹیکنیکل نان ٹیکنیکل پر۔ میں نے جو تیاری کی ہے بجٹ پر، وزیر خزانہ صاحب کی جو سپیچ ہے، اس پر بھی تیاری کی ہے، وائٹ پیپر سے بھی لیا ہے، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ وزیر خزانہ صاحب ہمارا اچھوٹا بھائی ہے، اس نے بجٹ کی وضاحت، تشریح، Technicality کی بجائے زیادہ تر پچھلی حکومتوں کو تنقید کا نشانہ بنایا اور خاصکر ایم ایم اے کی گورنمنٹ، پھر ہمارے اتحادی اینڈ پی پی پی کی اتحادی حکومت کہ انہوں نے کوئی کام بھی نہیں کیا ہے اور نہ انہوں نے کوئی Deliver کیا ہے، خاصکر عوامی نیشنل پارٹی کے بارے میں لکھا گیا ہے اس میں کہ عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت Deliver کرنے میں ناکام ہوئی ہے، تو ان کا قصور نہیں ہے جناب سپیکر صاحب! کیونکہ وزیر خزانہ صاحب نے زیادہ تر وقت بیرون ملک گزارا ہے، ان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ عوامی نیشنل پارٹی اور ان کی اتحادی حکومت نے اس صوبے کیلئے کتنی قربانیاں دی ہیں اور کیا کیا کچھ کیا ہے؟ (تالیاں) ہماری اتحادی حکومت عوامی نیشنل پارٹی اور پی پی پی کی اتحادی حکومت نے 2008 سے لیکر 2013 تک پانچ سال حکومت کی اس پختونخوا کی اور نامساعد حالات کے باوجود ایک طرف ہم دہشتگردی کا مقابلہ کر رہے تھے، دوسری طرف 2010 کے سیلاب کی تباہی کا سامنا کر رہے تھے، تیسرا پھر ہم نے سوات کے IDPs کو باعزت طریقے سے اپنے گھروں میں بسایا (تالیاں) لیکن ہم نے ان مشکل حالات کے باوجود قوم کی خدمات سے منہ نہیں موڑا اور میں وزیر خزانہ صاحب کو بتانا چاہتا ہوں، ریکارڈ دیکھ لیں کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے، میں آپ کو تھوڑا سا خاکہ بتا دینا چاہتا ہوں جو پانچ سالوں کا ہے، ہم نے پانچ سالوں میں اور پھر آپ بھی Compile کریں اور شوکت یوسفزئی صاحب کو بھی کہوں گا کہ آپ بھی کر لیں، پانچ سالوں میں ہم نے نو یونیورسٹیاں اور 74 کالجز قائم کئے ہیں اور ہمارے سپیکر صاحب اس کے مطلب منسٹر بھی رہ چکے ہیں، ان کو بھی پتہ ہو گا، وزیر خزانہ صاحب! پختونوں کی شناخت، خیبر پختونخوا کا نام دیا، صوبائی خود مختاری این ایف سی ایوارڈ کو دیکھ لے جو آج آپ بجٹ پیش کر رہے ہیں اور این ایف سی ایوارڈ کا آپ حوالہ دے رہے ہیں اور جو آپ کو فیض مل رہا ہے تو اس این ایف سی ایوارڈ کے بدلے آپ کو مل رہا ہے۔ "باچا خان خپل روزگار سکیم، نوے سحر لیپ ٹاپ سکیم، روښانه پختونخوا تعلیمی پروگرام، ستوری د پختونخوا سکیم" اور پھر سب سے جو ہے وہ Rescue 1122، جناب عالی! آپ Compare کر لیں، آپ مجھے بتائیں کہ پانچ سال گزشتہ پی ٹی آئی کی حکومت نے کونسے میگا پراجیکٹس کئے ہیں اس صوبے میں؟ کوئی مطلب ہے آپ ہمیں بتا دیں کہ ہم اس کو Appreciate کر لیں۔ میں اتنا بتا دیتا ہوں کہ PK-10، گزشتہ PK-11 آپ مجھے بتائیں، ان

کے دونوں نمائندے آج وہ نہیں ہیں، ایک گورنر صاحب ہے، انہوں نے پانچ سال گزارے ہیں، مجھے PK-10 اور PK-11 میں ایک کالج تو بتادیں، مجھے ایک اپ گریڈیشن ہسپتال کی تو بتادیں، مجھے ایسی بات بتائیں، حالانکہ دونوں یہاں جو نمائندے تھے، ان کے بھیجے ہوئے گزشتہ حکومت میں منسٹرز تھے، قیمتی منسٹریاں تھیں لیکن یہ ہم تھے کہ ایک طرف ہم دہشتگردی کا مقابلہ کر رہے تھے تو (تالیاں) دوسری طرف ہم نے اپنے حلقے میں کام کیا اور میں یہ آپ کو بتادیتا ہوں وزیر خزانہ صاحب! کہ آپ کے علم میں اضافہ ہو جائے اور آپ کا گلہ بھی ختم ہو جائے۔ وزیر خزانہ صاحب! جب 2008، 10 اور 11 میں دہشتگردی Peak پر تھی تو سب سے پہلے بڈھ بیر میں ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول PK-10 میں ان دہشتگردوں نے اس کو اڑادیا، پھر اسی حکومت نے چھ کروڑ روپے دیکر اس کی تعمیر نو کی اور ساتھ اپ گریڈیشن بھی دے دی، پھر ہم نے PK-10 میں آر اینچ سی بڈھ بیر کو اپ گریڈ کیا، 27 کروڑ پر ہم نے اس کو اپ گریڈ کیا ہے لیکن وزیر صحت صاحب یہاں تشریف فرما ہیں، پانچ سال میں گزشتہ پی ٹی آئی کی حکومت میں نہ وہاں پر ڈاکٹر ہے، نہ کوئی علاج ہو رہا ہے اور پہلے جو ہم نے مشینری لائی، اسی طرح مشینری بند پڑی ہوئی ہے۔ جناب عالی! سپیکر صاحب کو پتہ ہو گا، یہ اس وقت ہائر ایجوکیشن کے منسٹر تھے، کوہ دامان میں ڈگری کالج ہم نے قائم کیا اور اس پر جو ہمارا خرچہ آگیا 27 کروڑ 44 لاکھ 16 ہزار لیکن افسوس کی بات ہے، بہت افسوس کی بات ہے کہ یہاں پر اس علاقے کا، PK-10 کا نمائندہ پانچ سال منسٹر رہا ہے لیکن انہوں نے اس کو Operate نہیں کیا ہے، ابھی تک وہ کالج بند ہے، ہم نے اتنا پیسہ لگایا ہے لیکن وہ کالج بند ہے۔ وزیر خزانہ صاحب! آپ کس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے Deliver نہیں کیا؟ Deliver جو ہم نے کیا ہے-----

جناب سپیکر: Please address the Chair، آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی، میں بس مختصر کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کا جواب بھی اسلئے ضروری ہے جس طرح شوکت صاحب نے کہا، کیونکہ انہوں نے نوکریوں کی بات کی ہے کہ پچھلی حکومتوں میں، اے این پی کی حکومت میں نوکریاں ایسے ہی بغیر میرٹ کے اور ٹرانسفرز ہو رہے تھے، میں ایک مثال پیش کروں گا، زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، میں آپ کا بہت ممنون ہوں، ممبران صاحبان کو یہ ایک (مثال) پیش کر رہا ہوں کہ کیوں حکومتوں میں یہ میرٹ، یہ میرے ہاتھ میں ڈاکومنٹس ہیں، میرے ہاتھ میں ڈاکومنٹس ہیں، 19-01-2018 کو ہیڈکوارٹر نوشہرہ کے ہسپتال میں کتنی Vacancies create ہوئی تھیں؟

127، اور اسی طرح فنانس ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفکیشن جاری کیا تھا اور اسی Date پر 19-01-2018 کو لیٹر نمبر اتنا، میاں راشد حسین شہید میموریل ہسپتال میں اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، ان میں اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں 115، آپ اندازہ لگائیں کہ 19-01-2018 کو فنانس ڈیپارٹمنٹ پوسٹیں Create کرتا ہے اور Within، مطلب ہے 31 جنوری 2018 کو وہ اپوائنٹمنٹس ہو رہی ہیں 115، ہم نے ان اپوائنٹمنٹس کو چیلنج کیا ہائی کورٹ میں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر سپیکر صاحب نے گھنٹی بجائی)

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: اور ہائی کورٹ نے ان سب کو Criticize کیا ہے اور نیب کو یہ کیس بھیجا ہے کہ آپ وہاں 'کنسرنڈ' آفیسروں کے خلاف انکوائری کر لیں، ہم نے یہ Deliver کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: این ٹی ایس کی بات کر رہے ہیں، اس کیس میں مجھے افسوس کی بات ہے کہ ہم پنجاب سے لوگ یہاں لاتے ہیں اور ان کے سامنے بچے یہاں بیٹھے ہوتے ہیں، امتحان لیتے ہیں، ہم تین سو سے لیکر سات سو روپے دیتے ہیں، ایک غریب بچہ پی ٹی سی کا بیٹھ کر پانچ سو، تین سو روپے وہ فارم کے دیتا ہے اور وہ منافع کہاں جاتا ہے؟ پنجاب جاتا ہے، کیا یہاں پر ہمارے آفیسرز پر اعتماد نہیں ہے کہ وہ امتحان نہیں لے سکتے ہیں؟ کیا اتنی ہم میں ناکامی ہے کہ ہم باہر سے لوگوں کو این ٹی ایس کیلئے لاتے ہیں، ہمارے دور میں جو اے این پی نے Deliver کیا، نہ کوئی کر سکتا ہے اور نہ ہی کرے گا۔ سپیکر صاحب! بس مختصر سا، بجٹ پر آتا ہوں، سپیکر صاحب! یہ کہہ رہے ہیں کہ گزشتہ سال کے بجٹ 2017-18 یہ کہتے ہیں کہ Last year ہمارے جو Receipts تھے، وہ 603 ارب تھے، ان کے مطابق جو Actual receipts ہوئے ہیں وہ 498 ہیں اور 498 کو اگر ہم منفی کریں تو 105 ہم خسارے میں جا رہے ہیں، یعنی پچھلے بجٹ میں 2017-18 میں کتنے خسارے میں ہم جا رہے ہیں؟ اگر ہم Calculation کر لیں تو ہم 17 فیصد خسارے میں جا رہے ہیں، آپ اندازہ لگائیں کہ آیا یہ Deficit کہاں پورا کیا جائے گا، کس طرح پورا کیا گیا ہے؟ اب میرے بھائی نے یہ جو موجودہ بجٹ پیش کیا ہے، اس میں جو ہمارے Estimated receipts ہیں، وہ 648 ہیں جناب والا! اور اس میں Estimated جو تخمینہ ہے، وہ 818 ہے اور یہ فرما رہے ہیں کہ یہ سرپلس ہے، کس طرح سرپلس ہے؟ یہ تو تخمینہ جات ہیں، یہ تو Estimated ہیں اور آپ کا جو پچھلے بجٹ میں خسارہ ہے 17 فیصد، تو اس کا آپ کیا کریں گے، یہ کہاں پر آپ Adjust کریں

گے؟ دوسرا یہ کہ وزیر خزانہ نے Receipts کے طور جو Sources دیئے ہیں، وہ Source ذرا آپ ملاحظہ فرمائیں، اور میں وزیر خزانہ صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنے Receipts نکال لیں۔ تو یہ سپیکر صاحب! انہوں جو Sources دیئے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ یہ جو Estimated ہیں، یہ ہمیں کہتے ہیں کہ 426 ارب روپے مرکزی حکومت سے موصول ہونے ہیں جس میں 365 ارب وفاقی ٹیکسز کی مد میں اور 23 ارب روپے تیل اور گیس کی رائلٹی میں، آپ کے یہ فگرز کہتے ہیں، یہ فگرز بھی غلط ہیں، اگر آپ 360 ارب پلس 23 ارب تیل اور گیس کو جمع کر کے تو یہ آتے ہیں 383، یہ فگر بھی غلط ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ 426 ہے، یہ یہاں پر 387 آتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہم 65 ارب روپے بجلی کے خالص منافع میں اتنا کریں گے، آخر ان کے پاس، جب پچھلی حکومت میں، پچھلے سال یہ ٹیکسیشن میں فیل ہو گئے ہیں، انہوں نے وہ Achievements حاصل نہیں کئے تو ان کے پاس کیا میکنزم ہے، ان کے پاس کیا طریقہ کار ہے، ان کے پاس کونسا طریقہ ہے کہ یہ جتنے بھی محصولات ہیں، جتنا بھی ریونیو حاصل کرنے کیلئے یہ یہ میکنزم ہے اور ہمارا اس دفعہ خسارہ نہیں ہوگا؟ سپیکر صاحب! انہوں نے ایجوکیشن میں جو رکھا ہے، مجھے بہت افسوس ہے، رات کو میں یہ دیکھ رہا تھا تو یہ فگرز میں بہت زیادہ غلطیاں ہیں، اب یہ مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ کس نے تیار کیا ہے؟ اگر آپ ان کو Demands for grant سے Compare کر لیں تو ان کے فگرز میں اور یہاں کے فگرز میں بہت بڑا واضح فرق ہے۔ وزیر خزانہ صاحب! پیج نمبر تیرہ آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں، آپ نے یہاں کہا ہے، خیبر پختونخوا تقریباً 167 ارب 30 کروڑ روپے تعلیم کے شعبے میں خرچ کرے گا، بہت اچھی بات ہے کہ آیا These figures are correct or wrong, whether these figures correspond to the Demands for grant or not? جو کہ کل بجٹ کا 27 فیصد سے بھی زیادہ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب! Conclude کریں، پلیز۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: اچھا سر، مسٹر سپیکر! آپ کی بات درست ہے کہ آپ نے جو ہمیں ٹائم دیا ہے، وہ ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے لیکن اگر ہم Irrelevant بات کرتے ہیں تو پھر آپ ہمارے، لیکن اگر ہم بجٹ کے بارے میں بات کرتے ہیں، جب ہم Relevant بات کرتے ہیں، اب دیکھو آپ نے شوکت صاحب کو ٹائم دے دیا حالانکہ ان کا حق نہیں بنتا تھا۔۔۔۔

__جناب سپیکر:__ نہیں، کیوں نہیں بنتا؟ دونوں سائڈز کو بیلنس رکھنا ہوتا ہے، دیکھیں یہ دونوں سائڈز سے (اراکین کو) ٹائم دیا جاتا ہے، گورنمنٹ کے لوگوں کو بھی اور آپ کو بھی، It`s not a one way traffic, I have to accommodate everyone.

__جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:__ سر! یہ جو 167 سیکٹر میں رکھا گیا ہے، آپ ان کی ایک ایک ڈیمانڈ پہ آجائیں، اب یہ کہتا ہے کہ اس میں 146 ارب 11 کروڑ روپے ابتدائی اور ثانوی تعلیم کیلئے، تو اگر آپ یہ لائن دیکھ لیں سر! یہ Demand for grant پہ آجائیں سیریل نمبر 46 پر، اب سیریل نمبر 46 میں جو یہاں پر چھ ارب 65 کروڑ 68 لاکھ 98 ہزار ہے اور یہاں پر جناب والا! 146 ہے، تو کیا ایسے غلط فگرز ہم ہاؤس میں پیش کریں گے، یہ ایک مقدس ہاؤس ہے، یہاں پر ہم عوام کے نمائندے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

__جناب سپیکر:__ فنانس منسٹر صاحب! جتنے Notes ہیں۔۔۔۔۔

__جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:__ اگر ڈیمانڈ میں ایک بات لکھی گئی ہے اور کتاب میں اور بات ہے۔۔۔۔۔

__جناب سپیکر:__ Specific points دے رہے ہیں، اس کو نوٹ کریں۔

__جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:__ سر! اس طرح یہ دوسری، آخری بات یہ ہے، یہ اعلیٰ تعلیم کیلئے 16 ارب، 18 ارب 80 کروڑ روپے اعلیٰ تعلیم کیلئے سر! آپ دیکھ لیں ڈیمانڈز فار گرانٹ میں آپ ملاحظہ فرمائیں، سیریل نمبر 12 پر دیکھ لیں سر! یہاں پر 13 ارب 92 کروڑ 47 ہزار ہیں اور یہاں پر 18 کروڑ لکھا گیا ہے، تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ اس طرح اگر آپ فنی اس میں بھی یہ غلطی ہے تو میں Conclude کرتا ہوں جناب والا! اب یہ جو بجٹ ہے، یہ پتہ نہیں کہ کس نے تیار کیا اور کس طرح تیار ہوا؟ ہمارا تو یہ خیال تھا کہ ہمارے چھوٹے بھائی تیمور سلیم خان جھگڑا باہر سے Specialty کر کے بلوایا بھی گیا اور یہ پروفیشنل ہے، وہ ایک اچھا سا اور ایک عوام دوست بجٹ پیش کرے گا اور عوام کیلئے اس میں ریلیف ہوگا لیکن اس بجٹ کو ہم رات، دو چیزیں میں سٹڈی کر رہا ہوں، اس میں غریب آدمی کیلئے کوئی ریلیف نہیں رکھا گیا ہے، ایک طرف اگر مہنگائی ہے تو دوسری طرف غریب آدمی کی کمر ٹوٹ رہی ہے، مطلب یہ بجٹ عوامی بجٹ نہیں ہے، یہ خسارے والا بجٹ ہے، اس میں ترمیم آنی چاہیئے اور عوام کو ریلیف ملنا چاہیئے۔ آخر میں میں ایک گلہ کرتا ہوں وزیر اعلیٰ صاحب سے، وہ موجود نہیں ہیں لیکن ہمارے بھائی سینیئر منسٹر صاحب موجود ہیں، روایت اس صوبے کی یہ تھی کہ جب بھی یہ بجٹ حکومت لاتی تھی تو جس طرح ٹریژری بنچز کے ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب Consultation کرتے ہیں، اسی طرح اپوزیشن کے ممبران کو بلا کر، ان کے پارلیمانی

لیڈرز کو بلا کر ان کے سامنے ڈسکس کرتے، ایک کپ چائے پی کر ان کے ساتھ ڈسکس کر لیتے، وہ روایت بھی یہاں پر نہیں ہوئی، یہی وجہ ہے کہ یہ غلطیاں ہوئی ہیں۔ تھینک یو ویری مچ، تھینک یو۔

جناب سپیکر: اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ جناب سپیکر صاحب! کیا گارنٹی ہے کہ اپوزیشن ممبران جو تجاویز دے رہے ہیں، کیا ان کے اوپر کوئی غور کیا جائے گا؟ جو بجٹ سپیچ کی ہے وزیر خزانہ صاحب نے، تو اس میں کیا وہ ہماری تجاویز کو شامل کریں گے یا صرف ہم نے یہ تقریریں کرنی ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Notes لے رہے ہیں آپ کی سپیچ کے، پوائنٹس نوٹ کر لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نہیں سمجھتا سپیکر صاحب! اس سے پہلے بھی اس طرح ہوتا رہا ہے۔ سپیکر صاحب! اس دن وزیر خزانہ صاحب نے جو بجٹ تقریر کی ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ جو کچھ بجٹ تقریر میں لکھا ہوا تھا، جب وہ پڑھ رہے تھے تو ان کے اعداد و شمار کوئی اور وہ زبانی بتا رہے تھے، تقریر میں کچھ اور لکھا تھا، اس وقت بھی ہم نشاندہی کرتے رہے کہ وزیر صاحب شاید بھول رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فضل الہیٰ! آپ اپنی سیٹ پر جائیں، ان کو ڈسٹرب نہ کریں تاکہ ان کی Full concentration ادھر ہو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرے خیال کے مطابق جو لکھی ہوئی تقریر تھی، جو تقریر لکھی ہوئی تھی، میرے خیال کے مطابق وزیر خزانہ صاحب خود بھی اس تقریر کے اوپر اعتماد نہیں کرتے تھے، وہ لکھا ہوا کچھ اور تھا پڑھ کچھ اور رہے تھے اور ابھی خوشدل خان صاحب نے جس طرح نشاندہی کی ہے جناب سپیکر صاحب! بجٹ اس سے پہلے بھی تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے پیش کئے ہیں اور ہم سنتے رہے ہیں بجٹ، میں تو سپیکر صاحب! یہ تجویز دیتا ہوں کہ یہ صوبے کے محاصل ہیں، صوبے کا بجٹ پیش ہوا ہے، صوبے کے بجٹ پیش ہوتے ہیں، میں نے پچھلے سال بھی تجویز دی تھی کہ اگر یہ صوبے کا بجٹ ہے تو پھر ریجن وائز اس کو تقسیم ہونا چاہیئے، تمام ڈویژنز میں برابری کی سطح پر فنڈ کو تقسیم کیا جائے لیکن اس طرح نہیں ہوتا، سپیکر صاحب! یہاں پر یہ پانچواں بجٹ غالباً صوبائی حکومت نے پیش کیا ہے، جو چھٹا ایک بجٹ پیش نہیں کر سکی تھی تحریک انصاف کی حکومت، بے چاروں کے پاس اکثریت نہیں تھی لیکن وہ Divide تھے، جبکہ تینوں صوبوں میں بجٹ مئی میں پیش ہوئے تھے اور ہمارے صوبے کا بجٹ پیش نہیں ہو سکا تھا۔ جناب سپیکر

صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، اگر میں وزیر خزانہ صاحب سے مخاطب ہوں گا تو آپ یہ کہیں گے کہ آپ میری طرف متوجہ ہوں۔ جناب سپیکر صاحب ہزارہ ڈویژن سے ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں حکومت سے کہ ہزارہ ڈویژن بھی خیبر پختونخوا کا حصہ ہے یا نہیں ہے؟ ہزارہ ڈویژن کیلئے کیا رکھا گیا ہے اس بجٹ میں؟ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کو یاد دلاتا ہوں، عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت تھی اور 94 کروڑ روپیہ حویلیاں دمتوڑ بائی پاس روڈ کیلئے رکھا گیا تھا، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں امیر حیدر خان ہوتی کو، جب وہ ایبٹ آباد میں آئے، ہم اس وقت وہاں پر تھے، ایک قلندر خان لودھی صاحب ہمارے ایم پی اے تھے اور چار ہم مسلم لیگ نون کے تھے، ہم نے ان کو کہا کہ آپ نیچے دیکھیں تحریک ہزارہ کا اس وقت سسٹم جارہا تھا، روڈ بند ہے اور کوئی دوسرا روڈ نہیں ہے جو ایبٹ آباد یا مانسہرہ یا گلیات کی طرف جائے، تو انہوں نے ہمیں ایک بائی پاس روڈ دیا تھا 2013 کی اے ڈی پی میں Full funded، 94 کروڑ روپے اس بائی پاس کیلئے اس اسمبلی نے منظور کئے تھے (تالیاں) لیکن جناب سپیکر صاحب! اس وقت کا وہ پیسہ اٹھا کر ہری پور منتقل کر دیا گیا تھا، میں نے اسمبلی میں بھی بات کی تھی اور چیف منسٹر صاحب نے یقین دلایا تھا کہ میں فوری طور پر اس بائی پاس کیلئے فنڈ آپ کو دیتا ہوں، تین سال کے بعد اس کے اوپر ٹینڈر ہوا اور آپ کی موجودگی میں رمضان شریف میں اس بائی پاس کا افتتاح ہوا، غالباً کوئی ایک فرلانگ روڈ بنایا گیا، اس کے بعد ایف ڈبلیو او نے مشینری واپس کر دی، اب جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ بات اسلئے کی ہے، میں نے اسلئے کہی ہے کہ ہزارہ ڈویژن بھی خیبر پختونخوا کا حصہ ہے یا نہیں ہے؟ ابھی اگر آپ دیکھیں تو اس بائی پاس روڈ کیلئے صرف دس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جس کا پی سی ون غالباً ایک ارب چالیس کروڑ روپے کا ہے، تو کیا یہ ہزارہ کے لوگوں کے ساتھ مذاق نہیں ہے؟ اب بھی اگر آپ دیکھیں، میں میاں نواز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ برہان سے حویلیاں تک ہم بائیس منٹ میں پہنچتے ہیں اور حویلیاں سے ایبٹ آباد تک ہم ڈیڑھ گھنٹے میں پہنچتے ہیں، کتنا ضروری ہے اس بائی پاس کا بننا؟ دوسری بات جناب سپیکر صاحب! یہ آپ کی مرضی ہے، آپ کا بھی تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہے، آپ اس وقت ماشاء اللہ اچھے عہدے پہ بھی بیٹھے ہیں، جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان وسائل کی تقسیم ریجن وائز ہونی چاہیئے۔ سپیکر صاحب! پانچ سال تحریک انصاف کی حکومت اس صوبے میں رہی ہے اور جب بھی بجٹ پیش ہوتا ہے، پانچ یا چھ ضلعوں کا جو ہے بجٹ، یہ سارا پیسہ پانچ چھ ضلعوں کو دیا جاتا ہے، باقی اضلاع کے لوگوں کا کیا قصور ہے، کیا جرم انہوں نے کیا ہے؟ اور بار

بار اس کی نشاندہی بھی ہوتی رہی یہاں پہ، حکومتی بنچز کی طرف سے بھی ہوتی رہی، اب چونکہ نئی حکومت آ گئی ہے، چیف منسٹر صاحب نئے ہیں، پھر بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے، ہم ان سے توقع رکھتے ہیں کہ مہربانی کرکے دوسرے اضلاع کو بھی اسی صوبے کا حصہ سمجھ کر وسائل کی تقسیم جس طرح پہلے ہوتی رہی ہے، ایسے ان لوگوں کا بھی حصہ ضرور کیا جائے۔ اب جناب سپیکر صاحب! بات دوسری طرف چلی گئی ہے، یہاں پہ بات ہم خیبر پختونخوا کی کرتے ہیں اور جواب آگے سے اسلام آباد کا دیا جاتا ہے، پنجاب کا دیا جاتا ہے، سندھ کا دیا جاتا ہے، بڑی حیرانگی کی بات ہے۔ ابھی خیبر پختونخوا کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اور شوکت یوسفزئی صاحب مرکز میں چلے گئے کہ اسحاق ڈار صاحب نے قرضہ لیا ہے، شوکت یوسفزئی صاحب! اسحاق ڈار کے دور میں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Address to Chair, please!

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> ڈالر کی کیا قیمت تھی، نئے پاکستان میں ڈالر آپ نے کدھر پہنچا دیا ہے، اب اس کا حساب آپ کریں، مہنگائی کی کیا شرح تھی، آج مہنگائی کدھر پہنچ گئی ہے؟ گیس آپ نے مہنگی کر دی ہے، بجلی مہنگی کر دی ہے، پٹرول آپ نے مہنگا کر دیا ہے، سریا ایک لاکھ تین ہزار روپے ٹن آپ نے کر دیا ہے، سیمنٹ آپ نے مہنگا کر دیا ہے، آپ نے غریبوں کا جینا محال کر دیا ہے، آپ مرکز کی باتیں کرتے ہیں، ہم صوبے کی بات کرتے ہیں، یہاں پہ تو آپ کی پانچ سال حکومت رہی ہے، آپ کی کیا کارکردگی ہے؟ آپ نے احتساب کمیشن بنایا ہے، کدھر گیا وہ احتساب کمیشن؟ (تالیاں) اور جن لوگوں کو آپ نے سزائیں دی ہیں احتساب کمیشن کے ذریعے، ان کا کون ذمہ دار ہوگا؟ جناب سپیکر صاحب! صوبائی حکومت نے یکساں نظام تعلیم لانے کا پہلے سال اعلان کیا تھا، کدھر ہے یکساں نظام تعلیم؟ سپیکر صاحب! ابھی اس بجٹ میں وزیر خزانہ صاحب کہہ رہے تھے، ہم خوش ہیں، آپ نے بہت اچھا کیا، تعلیم کیلئے خطیر رقم آپ نے رکھی، اس صوبے کا مجموعی ستائیس فیصد آپ نے تعلیم کیلئے رکھا ہے، بہت اچھی بات ہے لیکن یہ کہہ رہے تھے کہ اس میں ہمیں بلڈنگیں بنانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر بلڈنگیں بنانے کی ضرورت نہیں ہے تو بچوں کو آپ دھوپ میں بٹھا کے پڑھائیں گے؟ آپ بچوں کو بارشوں میں بٹھا کے پڑھائیں گے؟ جناب سپیکر صاحب! ایک ہزار سکولز اب بھی اس صوبے کے اندر اس وقت موجود ہیں جن کے اوپر چھت نہیں ہے اور بلڈنگیں نامکمل ہیں، آپ کے پانچ سال گزرنے کے باوجود بچے دھوپ میں بیٹھ کے پڑھتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اگر میں یہ کہوں کہ آپ بے شک، میں اخباروں میں بھی پڑھتا رہتا ہوں کہ اتنے بچے پرائیویٹ سکولوں سے نکل کر سرکاری سکولوں میں جناب سپیکر صاحب! آ گئے،

میں دور نہیں جاتا، اس ہاؤس کے جو میرے بھائی ادھر بیٹھے ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کتنے بچوں کو، اپنے بچوں کو اٹھا کے سرکاری سکولوں میں بھیجا ہے؟ کتنے افسران نے اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں پرائیویٹ سکولوں سے نکال کے بھیجا ہے؟ اس کو تبدیلی سپیکر صاحب! اس طرح نہیں کہتے، ہم کہتے ہیں کہ آپ اچھا کام کریں، ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ جس طرح ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا ہے، ہیلتھ میں آپ نے کیا تبدیلی لائی ہے؟ کونسے ہسپتالیں آپ نے، ایک ہسپتال بتا دیں صوبے بھر میں جو آپ نے ایک اچھا ہسپتال بنایا ہو؟ جناب سپیکر صاحب! میں پانچ سال چیختا رہا، میرے حویلیاں کے حلقے میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر کا سابق چیف منسٹر صاحب نے اعلان کیا تھا، اعلان ہونے کے بعد بھی تین سال گزر گئے، اس کی ایک اینٹ بھی نہیں رکھی گئی، ہم چاہتے ہیں کہ آپ کام کریں، اچھا کام کریں، ہم آپ کے بالکل شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے، آپ کا ساتھ دیں گے۔ آپ نے ٹیکس فری بجٹ جناب سپیکر صاحب! وزیر خزانہ صاحب نے پیش کیا ہے، یہ اگر آپ اس کو پڑھیں، جائیداد کے اوپر انہوں نے پچاس فیصد ٹیکس لگایا ہے، Electronic Billboards کے اوپر لگایا ہے اور گیس، پانی، سیوریج لائنوں کی فراہمی، پرنٹنگ، سنگ تراشی، مہر سازی کے اوپر ٹیکس انہوں نے لگایا ہے اور جناب سپیکر صاحب! سابق جب بجٹ پیش ہوا تھا تو پکوڑا شاپ کے اوپر بھی تحریک انصاف نے ٹیکس لگایا ہے، کدھر ٹیکس فری بجٹ ہے؟ اس جنرل سٹور والے کو ہم، سی این جی بائیس ہزار پانچ سو روپے، سروس سٹیشنز، پراپرٹی پر ٹیکس، ڈاکٹرز پر ٹیکس، لیبارٹریز پر بیس ہزار ٹیکس، میڈیکل سٹور پر دس ہزار روپے ٹیکس، Route permit کے اوپر، ریسٹورنٹس بیس ہزار سے پچاس ہزار روپے ٹیکس، تو اس صوبے کے عوام کے اوپر رحم کیا جائے۔ کچھ نئے پاکستان کی طرف سے مہنگائی آ گئی، کچھ نئے ٹیکسز لگا کے ہمارے عوام کو جو ہے یعنی فاقوں پہ مجبور کیا جا رہا ہے، اسلئے عوام نے آپ کو ووٹ دیا ہے؟ آپ تو الیکشن سے پہلے غریبوں کی بات کرتے تھے، غریب عوام کی بات کرتے تھے، اب آپ بھول گئے ہیں غریب عوام کو؟ اب تو آپ کے پاس اختیار ہے، آپ ریلیف دیں ان کو، جو غلطیاں ہم سے ہوئی ہیں، آپ اس سے سیکھیں اور آپ اس سے سیکھ کے آگے بڑھیں، مرکز کی تو آپ مثال دیتے ہیں، یہاں کی بھی مثال دے دیں کہ پانچ سالوں میں آپ نے جو کچھ کیا ہے، ذرا ہمیں پتہ چل جائے کہ آپ نے صوبے کے ساتھ کوئی ایسا بڑا کام کر دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! بی آر ٹی کا ٹینڈر کس کو دیا گیا ہے؟ سپیکر صاحب! یہ کون ہے یہ بندہ الطاف، جس کو ٹینڈر

دیا گیا ہے بی آر ٹی کا؟ پہلے اپنا محاسبہ کریں، ضرور تنقید کریں، مسلم لیگ پر کریں، مرکز کی حکومت ہماری رہی ہے پانچ سال، آپ اس پر بھی تنقید کریں، آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو نلوٹھا صاحب! پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی۔

جناب سپیکر: وائنڈاپ کی کوشش کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ختم کردوں؟

جناب سپیکر: ختم کردیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اگر دو چار باتیں حلقے کے متعلق آپ کہیں تو میں کردوں؟

جناب سپیکر: کرلیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! جو میں نے دمتوڑ حویلیاں بائی پاس روڈ کی بات کی ہے، یہ میری ذاتی بات نہیں ہے، یہ پورے ہزارہ ڈویژن کی بات ہے، میں آپ سے توقع رکھتا ہوں سپیکر صاحب! کہ اس سکیم کو Full funded کیا جائے اور جلد از جلد اس کو مکمل کیا جائے۔ چونکہ یہ روڈ ہزارہ ڈویژن کی شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے اور دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب! میرا حلقہ چینج ہوگیا ہے، گلیات اور لوئر گلیات اب میرے حلقے میں آ گئے ہیں، گلیات میں GDA، گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تھا، پچھلے دور میں اس میں امنڈمنٹ کرکے، سپیکر صاحب! آپ میری طرف اگر دیکھیں، میں بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کیوں بات کر رہے ہیں، Please, be attentive۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ان کی باتوں کو، آپ نے فلور مجھے دیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please, be attentive.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ان کو خاموش کرادیں جو باتیں کرتے ہیں، میں اونچی آواز سے بولوں گا تو خود خاموش ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر! اکثر محکمے خود مختار ہوتے ہیں، چاہے وہ پی ڈی اے ہے، چاہے وہ جی ڈی اے ہے تو وہاں پہ جو کارپوریشن تشکیل دی گئی جناب سپیکر صاحب! اس میں ان لوگوں کو اس کا ممبر بنایا گیا جن کے دو دو مرلوں کے وہاں پہ مکانات ہیں اور جو لوگ سٹیک ہولڈرز ہیں، ان کو وہاں پہ نظر انداز کیا گیا، میری یہ گزارش ہے حکومت سے کہ جی ڈی اے کی ممبر شپ ان لوگوں کو دی جائے جو وہاں کے سٹیک ہولڈرز ہیں، ایک بات۔ دوسری بات یہ کہ سارا فنڈ ان کے ٹیکسز سے جنریٹ ہوتا ہے تو وہ گلیات

کے اوپر لگنا چاہیئے، وہ کسی اور علاقے میں یا اگر صوبے کے کسی اور حصے میں جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ گلیات کے عوام کے ساتھ یہ زیادتی ہوگی اور دوسری بات میں بہت شارٹ کروں گا، جناب! آپ کا ٹائم زیادہ نہیں لوں گا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تو طے شدہ بات ہے کہ جو وہاں سے انکم جنریٹ ہوگی، وہ وہیں پہ سکولوں پہ اور دیگر انسٹی ٹیوشنز پہ خرچ ہوگی، یہ پہلے سے طے شدہ بات ہے۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> یہ سپیکر صاحب! آپ کی رولنگ ہے، اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، یہ دوسری جگہ نہیں جاسکتا ہے۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> نہیں جانا چاہیئے، تھینک یو ویری مچ۔ دوسری بات، سپیکر صاحب! ٹورازم کی بات یہاں پہ شوکت یوسفزئی صاحب نے بھی کی، بہت اچھی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں ایک تجویز دیتا ہوں، اگر حکومت اس کے اوپر عملدرآمد کرے تو ایک بہت بڑا ٹورازم کیلئے ایک نیا Way کھل سکتا ہے، جو نتھیا گلی سے ٹھنڈیانی روڈ ہے، اگر یہ روڈ بنایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ نتھیا گلی جیسا ٹورازم کا Area ہے، ایسے دس Areas اس روڈ کے اوپر بن سکتے ہیں، یہ میری تجویز ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر اگر کام کیا جائے تو گلیات کے لوگوں کو مطلب ہے ناران اور کاغان جانے کی بجائے یہ بہترین ایک ٹورازم کے حوالے سے Area مل جائے گا اور جناب سپیکر صاحب! موٹروے پر کام بہت سست روی سے جاری ہے، آپ بھی روزانہ آتے جاتے ہیں اور اس کو اگر تیز کیا جائے تو کم از کم حویلیاں سے مانسہرہ تک اگر توجہ دے حکومت تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو مہینے کے اندر اندر مکمل ہو سکتا ہے لیکن جس طرح کام شروع ہے، اگر اسی طرح شروع رہا تو اس کے اوپر کم از کم ایک سال مزید لگے گا اور یہ سست روی سے جو کام جاری ہے، یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن کے لوگوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے، اس کو جلد از جلد مکمل کروایا جائے، یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ دوسری بات یہ ہے جی کہ میں ٹورازم کے حوالے سے ہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ نتھیا گلی کے اندر اس وقت تک کوئی کار پارکنگ نہیں ہے، جتنے سیاح جاتے ہیں، روڈ سے گزرنا ان کیلئے بڑا مشکل ہوتا ہے، اگر وہاں پہ نتھیا گلی میں کار پارکنگ بنائی جائے تو سیاحوں کیلئے بڑی آسانی پیدا ہوگی اور یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ادھر وہ فارسٹ منسٹر صاحب نہیں ہیں، ان شاء اللہ لوگوں کو ہاتھوں میں ہتھکڑی لگتی ہے، یہ جو Billion Tree ہے نا، اس کے پاؤں میں ہتھکڑی لگے گی اللہ کے فضل و کرم سے، جو کرپشن اس میں ہوئی ہے (تالیاں) سپیکر صاحب!

اس اس کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے، ابھی ایک یونین کونسل کو سپیکر صاحب! آپ چیک کرائیں، پورے صوبے کو تو بہت مشکل ہے، ایک یونین کونسل کو آپ چیک کروائیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ اس میں کتنی بڑی کرپشن ہوئی ہے؟ میری یہ درخواست ہے، منسٹر صاحب نہیں ہیں اور شہرام خان صاحب، عاطف خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو تھے، May be in lobby۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: چونکہ گلیات کا حسن درخت ہیں اور سپیکر صاحب! میری یہ گزارش ہے کہ باڑیاں تک جو پنجاب کا ایریا ہے، وہاں تک صوبائی حکومت نے Toll system ان لوگوں کو Allow کیا ہوا ہے، گورنمنٹ انہیں لکڑ مہیا کرتی ہے اور جو ریٹ پنجاب گورنمنٹ جو گلیات کے Area میں آتا ہے، اسی ریٹ پہ اگر ان لوگوں کو بھی لکڑ مہیا کیا جائے، Toll system بحال کیا جائے تو ہمارے جنگلات بڑھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو سر! آپ کا بہت شکریہ نلوٹھا صاحب۔ سردار رنجیت سنگھ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں؟ بیٹھے ہوئے ہیں، پلیز تاکہ نمائندگی پوری ہو جائے۔

جناب رنجیت سنگھ: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے جناب سپیکر! میں اس ایوان کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے مجھے آج اس بجٹ سیشن میں بولنے کا موقع دیا۔ چونکہ میں Minorities کو Represent کرتا ہوں اسی لئے میری کوشش ہے کہ میں Minorities کے حوالے سے ہی بات چیت کروں۔ جناب سپیکر! آج اس ایوان میں سب سے پہلے میں Minorities Affair Department کی اے ڈی پی پر بات کرنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر! پچھلے پندرہ سال کی Minorities Affair میں اے ڈی پی پر اگر نظر ڈالیں تو صرف Technical Skills Programme، مالی امداد پروگرام اور سکالرشپس، مندر، گوردوارے اور چرچز کی تعمیر و مرمت کیلئے فنڈز رکھے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! کیا ہماری Minorities کی ضروریات صرف یہی ہیں اور انہیں کیوں یہاں تک محدود رکھا گیا ہے؟ اسی لیے مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ Minorities Affair Department نے اے ڈی پی سکیم بناتے ہوئے ہم سے کسی قسم کی کوئی مشاورت نہیں کی، مجھے نہیں پتہ، میرے ساتھ جو ایم پی ایز ہیں، ان سے شاید کوئی لی گئی ہو لیکن ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا کہ آپ جو سکیمیں بنا رہے ہیں، ہمارے لئے رکھی ہیں، آپ ہم سے کم سے کم پوچھ تو لیتے کہ آپ کی ضروریات زندگی کیا ہیں؟ آپ کو کن

کن چیزوں کی ضرورت ہے یا صرف آپ پچھلے پندرہ بیس سال تو میں نہیں کہتا بہت سارے سالوں سے ہمارے گردوارے، مندر اور چرچز کی تعمیر و مرمت کیلئے یہی کرتے رہیں گے۔ پچھلے ایم پی ایز آئے تو انہوں نے بھی وہ ٹائلز ماربل لگائے اور شاید آج ہمیں بھی وہی Renovation میں وہی پیسے دے کر اور ہم بھی وہی کرتے رہیں گے؟ جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا میں ہم تین اقلیتی ایم پی ایز ہیں، ہمارے پاس کوئی ایک حلقہ نہیں ہوتا، کوئی ایک ڈسٹرکٹ نہیں ہوتا جن کے ہم ایم پی اے ہوں، ہمارے پاس پورا صوبہ ہوتا ہے، پورا صوبہ خیبر پختونخوا اور تین ایم پی ایز ہوتے ہیں جن کیلئے ہمیں بہت تھوڑے سے فنڈز دے دیئے جاتے ہیں، شاید اقلیتی کر کے دے دیئے جاتے ہیں، شاید خواتین کے فنڈز بھی مجھ سے زیادہ ہی ہوتے ہوں۔ میں تو اس کو یہی کہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ وہ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اپنے بچوں کو تو بہت کچھ کھلاتی ہے اور شاید سوتیلی ہونے کے ناطے ان کو کچھ نہ کچھ دے ہی دیتی ہے۔ یہ فنڈز ہمارے لئے بالکل کافی نہیں ہیں اور ان میں گزر بسر کرنا ہمارے لئے بہت مشکل ہو جاتا ہے اور ہماری اقلیتوں کے جو حقوق ہیں، وہ وہی پر رک جاتے ہیں کیونکہ ان کی ڈیمانڈز اور بھی بہت کچھ ہوتی ہیں۔ اس بھرے ایوان میں جتنے لوگ بھی بیٹھے ہیں، چاہے وہ ہمارے حکومتی ہیں یا اپوزیشن کے ہیں، وہ تقریباً میری اس بات کے ساتھ اتفاق کریں گے کیونکہ وہ بھی ہمارے بجٹ کو، ہمارے فنڈز کو دیکھ رہے ہیں خاص طور پر حکومتی نمائندہ گان، ان سے میری ریکویسٹ ہے، وہ ہماری بات کو بھی سنیں، گپ شپ تو کافی دیر تک چلتی رہے گی۔ جناب سپیکر! ہمارے Technical skills کیلئے جو فنڈز رکھے جاتے ہیں لیکن بد قسمتی سے ہمارے جن بچوں کو کورس کرا دیئے جاتے ہیں، وہ آج بھی اسی طرح بے روزگار ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں This is the Budget session، فنانس منسٹر صاحب کو کوئی ڈسٹرب نہ کرے، فنانس منسٹر صاحب کو ڈسٹرب نہ کریں، انہوں نے Concluding speech کرنی ہے، He has to answer every one.

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: پلیز آپ ہماری بات غور سے سنیں کیونکہ ہم آپ سے نہیں کہیں گے تو ہم کن سے کہیں گے؟ آپ کو سننی چاہیئے، یہ بات بہت آگے تک جاتی ہے، جب Minorities کے ایشوز ہوتے ہیں تو بہت سارے لوگ بولتے ہیں اس پر، اسلئے میری ریکویسٹ ہے آپ لوگوں سے کہ آپ کم از کم ہر لحاظ سے آپ لوگ ہر جگہ کہتے ہیں کہ بھئی ہم اقلیتوں کو حقوق دیں گے مگر جب آپ ہماری بات نہیں سنیں گے تو اس چیز کو زیادہ Feel کریں گے، باقی اگر آپ لوگ آپس میں وہ کریں گے، اتنا Feel نہیں ہوتا ہوگا آپ لوگوں کو لیکن جب ہم بولتے ہیں تو Kindly ہماری ریکویسٹ سنی جائے کیونکہ یہاں ہم تین ایم پی ایز ہیں،

میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ جو فنڈز آپ ہمیں دے رہے ہیں، وہ بالکل ناکافی ہیں اور وہ ہمارے کسی کام نہیں آنے والے اور اس کے اوپر جب وہ آئیں گے بھی تو ہمیں پتہ ہے، اس میں کیا بنے گا ہمارے لئے؟ میں بات کر رہا تھا کہ بچے ہمارے بے روزگار رہ جاتے ہیں، اس کی Main وجہ یہ بھی ہے کہ ہم غریب لوگ ہیں، ہماری Minorities غربت میں پس رہی ہیں اس وقت، ان بچوں کو ابھی تک یہ ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے جو پروگرام رکھا ہے، اس میں کچھ بھی ان کا نہیں بنا اور پچھلے سال جو Technical Skills Programmes تھے، کورس کمپلیٹ کر لئے لیکن آج تک ان کو اس کی قسط بھی فراہم نہیں کی گئی ہے۔ اسی حوالے سے جناب سپیکر! آپ کی بھی توجہ چاہوں گا کہ ہماری بیواؤں اور غریب عوام کی مالی مدد ضرور کی جاتی ہے، اس چیز سے ہم اتفاق کرتے ہیں کہ آپ لوگ کرتے ہیں، آپ لوگوں نے بھی کی ہے اور آپ کے مشکور بھی ہیں کہ آپ لوگ ہمارا خیال اتنا رکھتے ہیں کہ ان کے جو دو دو ہزار روپے کے آپ ہمیں کراس چیکس دیتے ہیں، اس چیز کو ضرور نوٹ کیجئے گا جو کرنا چاہیے کہ آپ ہمیں جو دو ہزار کے کراس چیکس دیتے ہیں، ان کیلئے وہ لوگ جا کر سب سے پہلے اکاؤنٹ کھلواتے ہیں جی کہ ایک ہزار کی اکاؤنٹ کھلوالو اور پھر ان دو ہزار روپوں کو لینے کیلئے ایک ہزار روپے کی اکاؤنٹ کھلوانا پڑتا ہے۔ Minorities بچوں کی آپ سکالرشپس بھی دیکھیں، اس پر بھی چاہوں گا کہ آپ کے نوٹس میں ہو کہ آپ انہیں سکالرشپ ضرور دے رہے ہیں لیکن اس کا جو Criteria اور اس کی جو حد رکھ دی گئی ہے، وہ اتنی زیادہ رکھی ہے، سب سے پہلے آپ کے ذہن میں ہونا چاہیئے کہ یہاں پر Minorities بہت ہی کمزور ہیں، ان کے جو بچے پڑھ رہے ہیں کسی کے پاس ایسا نہیں ہے کہ کسی کے پاس چھ کمروں کا گھر ہو اور ایک بچہ ایک کمرے میں بیٹھ کر پڑھ رہا ہے، دوسرا بچہ دوسرے کمرے میں بیٹھ کر پڑھ رہا ہے، دو دو کمروں کے ہمارے گھر ہیں جن میں ہم نے رہنا بھی ہے، ہم نے پڑھنا بھی ہے، تو جب انہیں پڑھنے کی جگہ ہی نہیں ہے، ان کی تعلیم ہی نہیں ہے تو آپ نے سکالرشپ کیلئے میرٹ اتنا ہائی رکھا ہوا ہے کہ وہ سکالرشپ تک، وہ کہاں 60/70% جا کر مارکس لے گا؟ جب وہ پڑھتا ہی نہیں، پڑھ ہی نہیں سکتا، ان کے پاس اتنے اختیارات ہی نہیں ہیں، اتنا Source of income نہیں ہے کہ وہ کوئی اچھی جگہ پڑھے، ٹیوشنز پڑھے اور اس کے بعد وہ 70% مارکس لے پھر جا کر وہ آگے پڑھنے کیلئے آپ سے کہیں کہ جی ہمیں سکالرشپ دی جائے؟ تو یہ ایک ریکویسٹ ہے کہ اس کا جو آپ لوگوں نے Criteria رکھا ہے، اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو بھی اس کے لیول تک رکھا جائے کہ ایک غریب بچے کو بھی وہ تمام سہولیات مل سکیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! خیبر پختونخوا میں ہماری

اقلیتوں کو اور بھی بہت ساری مشکلات درپیش ہیں جن کا ذکر میں ضرور کرنا چاہوں گا کہ Youth Impact Programآپ لوگوں نے رکھا ہے جو بہت ہی اچھا ہے، ہم بھی اس پر خوش ہوتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ایسا ہی ایک پروگرام ہماری Minorities کیلئے بھی رکھا جائے اور ان کو گرانٹس دی جائیں، اس چیز کو ضرور آپ سنیئے گا بھی اور نوٹ بھی کیجئے، میری ریکویسٹ ہے کہ ان کو گرانٹس دی جائیں، اس وجہ سے تاکہ ہمارے پاس بہت سارے ایسے بچے ہیں جن کے پاس بہت سارے ایسے ہنر ہیں، وہ اپنے آپ کو اس میں Establish کر سکتے ہیں، اگر ان کو کچھ گرانٹس مل جائیں گی تو وہ اپنے لئے کوئی چھوٹا موٹا کام کر سکیں گے اور Secondly یہ جو کلاس فور کا دھبہ خاص طور پر ہمارے ــــــ

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم۔

جناب رنجیت سنگھ: سر! میں نے اور لوگوں کی طرح زیادہ ٹائم نہیں لینا ہے آپ سے اور اقلیتی نمائندہ ہونے کے ناطے میرا حق بنتا ہے کہ آپ مجھے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میں Conclude کر لیں، ایک منٹ میں Conclude کر لیں، جو Important points، وہ بتا دیں۔

جناب رنجیت سنگھ: ٹھیک ہے، تو وہ گرانٹس دی جائیں، پھر ایک دفعہ ریکویسٹ ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو Establish کر سکیں۔ مختلف ڈسٹرکٹس کے اندر ہماری ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے ہماری Minorities کیلئے کالونیاں بنا کر دی جائیں تاکہ ہمارے لوگوں کو بھی، آپ تو خیر گھر دینے ہی والے ہیں، تو اس میں یہ ہے کہ ہمارے لوگوں کیلئے بھی کالونیاں بنائی جائیں تاکہ ان کے پاس بھی اپنے گھر ہوں، یہ جو کرائے کے گھر ہیں اور ہم دے دے کر بچوں کو نہیں پڑھا سکتے، کرائے دیتے رہتے ہیں، اس میں سے نکل کر ہمارے بچے بھی اچھی تعلیم اس وجہ سے بھی حاصل کر سکیں گے کہ وہ ایک بہت بڑے بوجھ سے نکل جائیں گے۔ اس کے علاوہ اور دوسرے صوبوں کے ساتھ ہماری جہاں جہاں Minorities ہیں، ان کے ساتھ انٹر چینج پروگرام کرنے کیلئے کچھ فنڈز رکھے جائیں۔ ہمارے شمشان گھاٹ ہیں یہاں پر، آپ سب کو پتہ ہی ہے جن کیلئے راستے نہیں ہیں، ہم لوگ جب جاتے ہیں، ہماری کوئی فوتگی ہو جاتی ہے، کچھ لوگ ہمارے کئی بہت سارے عزیز دوست وہ دیکھ بھی لیتے ہیں کہ جو ہمارا جنازہ آتا ہے، جو ہماری بے عزتی ہے، ہم اس کو کس طریقہ کار سے کئی، اگر میں آپ کو کوئی چھوٹا سا وزٹ کرا دوں یاد کھادوں تو ہمارے کوہاٹ شہر میں جب ہم لے کر جاتے ہیں تو ہمیں دس پندرہ کے علاوہ پچاس بندوں کو اس فوتگی کو اٹھانے کی ضرورت

پڑتی ہے کیونکہ وہاں راستہ ہی نہیں ہے، وہ روڈ ہی نہیں جہاں سے ہمیں گزرنا پڑتا ہے۔ تو ہمارے لئے جو فنڈز ہیں، اس میں بھی رکھے جائیں، روڈز کے پروگرام کے اندر بھی، آپ نے فوری طور پر مجھے کہہ دیا، اسلئے میں زیادہ ٹائم نہیں لیتا، اس کے ساتھ کم سے کم اقلیتوں کو بھی صاف پانی میسر ہونا چاہیئے، اسلئے جو بھی آپ لوگوں کے پاس، صوبے کے اندر جو Minorities کو صاف پانی کے مسائل درپیش ہیں، اس میں بھی فنڈ کی ضرورت ہے اور ایک دفعہ پھر ٹائم نہیں لیتا ہوں، آپ سب کا شکریہ، مجھے نظر آرہا ہے کہ آپ لوگوں نے میری بات بہت غور سے سنی ہے جس کیلئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: آج میرے خیال میں کوئی خاتون تیار نہیں ہے سپیچ کرنے کیلئے I tried my best کہ کوئی، ایک تھا نام میرے پاس ادھر لیکن وہ بھی ابھی موجود نہیں ہے، نگہت بی بی بھی موجود نہیں، So the sitting is adjourned till 10:00 am for Friday 19th October، یعنی کل صبح دس بجے لیکن یاد رکھیں کل Friday ہے اور میں دس بجے سیٹ پر ہوں گا اور میں تمام سیکرٹریز صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہاں موجود رہیں ورنہ پھر کل ہم چیف سیکرٹری صاحب کو یہاں بلائیں گے۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 19 اکتوبر 2018ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)